خریداران پیسہ اخبار سے

ہر گاہ ہمکو اگر اسکو منظور ہو کہ حسب ذیل قاعدہ منظور ہو تو پیسہ اخبار کی خریداری سے فائدہ اٹھائیں اور اگر وہ خریداری کا حق کسی دوسرے کو زیادہ کا فائدہ کو صحیح اجازت دینا چاہیں تو حسب معمول سابقہ کتب انعامی کا دینا بالعرض وصول کی قیمت پیسہ اخبار کے ہر بار کسی خریدار اجازت کی اس کی خدمت میں روانہ رہیگا اسی روانہ کیا جاتا رہیگا گویا کا خانہ کو پیسہ خریدار کی طرف سے ہی بھیجنے کی بنا فائدہ اجازت حاصل ہے۔ لیکن جو حضرات صاحبان دوسرے لوگوں کو خود ہی بیشگی قیمتیں بھیجدیا کرتے ہیں وہ اس قاعدہ سے مستثنے ہونگے (منیجر پیسہ اخبار لاہور)

پیسہ اخبار

منیجر کا ضروری نوٹس

ناظرین پیسہ اخبار کی تعداد بفضل خدا اس قدر بڑھ گئی ہے کہ ہر ایک صاحب کے نام رجسٹر خریداران میں تلاش کرنے کے لیے بڑی دقت اور محنت صرف کرنی پڑتی ہے اس لیے ہر ایک صاحب اپنی ہر قسم کی خط و کتابت اپنا رجسٹر نمبر دکہ جو اُن کے اخبار کی چٹ پر ہمیشہ چھپا ہوا ہوتا ہے ضرور درج فرمایا کریں۔ کہ اگر خط پر نویسندہ کا نام نہ ہو تو کچھ ہرج نہیں۔ مگر رجسٹر نمبر ضرور ہو۔

(منیجر پیسہ اخبار لاہور)

نمبر ۳ | یوم شنبہ ۲۰ جنوری ۱۹۰۶ء مطابق ۲۴ ذیقعد ۱۳۲۳ھ موافق ۸ ماگھ سمت ۱۹۶۲ | جلد ۲

ہندوستان کی صنعت کے لیے شمار اور اعداد

جولاہے :- بقول مسٹر بینل کے صرف بنگالہ میں ۲ لاکھ جولاہے ہیں۔ اور بقول مسٹر ٹھاکر کے سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کے مطابق ۶۰ لاکھ دستی راچھ پر روئی کا کپڑا بننے والے لوگ تمام ہندوستان میں ہیں۔ اور ۲۰ لاکھ انکے متعلقین ہیں۔ اور کل ۲۲ کروڑ رطل (پونڈ) سوت دستی راچھوں پر کام آتا ہے جو ہندوستان کی پیداوار کا کس سے دو چند ہے۔

کاٹن ملیں :- سنہ ۱۸۶۰ء میں جب سوتی جینی کا انگلستان میں ہندوستان کی نسبت کپڑا جلدی اور زیادہ بننے جانے لگا۔ چنانچہ ہندوستان کا کپڑا جو یورپ اور امریکہ کو جایا کرتا تھا جانا بند ہو گیا۔ پہلی کاٹن مل جو ہندوستان میں قایم ہوئی سنہ ۱۸۵۴ء میں تھی۔ اور پچھلے دس سال میں ۱۳ ملین بنگیں۔ ذیل میں ہندوستان کے کاٹن ملوں کی ترقی کے اعداد لکھے جاتے ہیں۔

سنہ	ملوں کی تعداد	تکلوں کی تعداد	راچھوں کی تعداد
۱۸۶۱ء	۱۳	۲۸۵۰۰۰	۳۵۰۰
۱۸۷۶ء	۴۷	۱۱۰۰۰۰۰	۹۱۰۰
۱۸۸۱ء	۹۵	۲۳۶۱۰۰۰	۱۷۵۰۰
۱۸۹۱ء	۱۵۵	۳۹۴۳۰۰۰	۳۴۲۰۰
۱۹۰۱ء	۱۹۴	۵۱۶۳۰۰۰	۵۰۱۰۰

اس نصف صدی کے عرصہ میں ہندوستان میں پچاس لاکھ تکلے اور پچاس ہزار انجن سے چلنے والے راچھ چل رہے ہیں کہ جنپر دو لاکھ آدمی ملازم ہیں اور اسیقدر انکے متعلقین ہیں ان ملوں میں انیس لاکھ گٹھڑیاں روئی کی خرچ ہوتی ہیں جنمیں سے ہر ایک ۳۹۲ پونڈ کی ہوتی ہے۔ جو ہندوستان کی کل پیداوار روئی کی (۴۰) فیصدی کے برابر ہے۔ سوت یہاں (۵۸) کروڑ پونڈ اور کپڑا (۵۵) کروڑ گز۔ صرف (۱۷) کروڑ پونڈ تیار ہوتا ہے اسمیں سے نصف کا مصرف صرف بمبئی و بمبئی کے صوبہ میں ہے۔ اور اگر احاطہ بمبئی بھی شامل کر لیا جائے تو اسکا صرف کا ۷۰ فیصدی اسی احاطہ میں ہے۔

[illegible] سوت ۲ سال گذشتہ سنہ ۱۹۰۲ء میں [illegible]

مذاق

ظریف مہمان (خدمتگار سے) "بیٹے جو پنیر کے واسطے تمکو حکم دیا تہا جسکو ایک گہنٹہ ہوا وہ کہاں ہے۔ کیا تم میرے لیے خاص طور سے کہیں باہر سے منگاتے ہو"؟

خدمتگار (جو مہمان سے زیادہ ظریف تھا) "جی حضور باہر سے ہی منگایا جاتا ہے۔ مگر میرا خیال ہے کہ ترنطینہ میں کہیں روک لیا گیا۔" (انتخاب لاجواب)

ایک لڑکا نہایت شریر تھا۔ ایک دن اُس کا باپ اُس کو کسی شرارت پر مارنے کے لیے اٹھا۔ لیکن مارنے سے پہلے اُس نے لڑکے سے کہا "تمکو معلوم ہے کہ میں کس وقت تم کو کیوں لیے مارنے کو اٹھا ہوں"؟

لڑکا۔ "جی مجھے معلوم ہے۔ ساری بات یہ ہے کہ میں چھوٹا ہوں اور آپ مجھ سے بڑے ہیں۔" (")

مسز شارپ۔ "بعض اوقات مجھکو اس بات کی بڑی تمنا ہوتی ہے کہ میں بھی مرد ہوتی۔"

مسٹر شارپ۔ "کیوں مثلاً کن وقتوں میں"؟

مسز شارپ۔ "جب میں کلاہ فروش کی دکان کے قریب ہو کر گذرتی ہوں۔ اُس وقت مجھکو یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اگر میں بھی مرد ہوتی تو اپنی بیوی کو نئی ٹوپی لا کر دیتی جس سے وہ زیادہ خوش ہوتی۔" (")

جوار بھاٹا کا خوف

سڑی میں کچہ جولاہے ملکر سوئے کشتی پہ چڑھ کر آ گئے دریا کی پار پہنچے
بیعقل و بیخرد اگلے ہی بیچ تھا جولاہا ہو گیا پانی لیکر بوتل میں اُسی وقت
ہرا ایک نے پوچھا آ یہ کیا ہے بوتل میں کیسے بچے تو پانی یہ بہر رہا ہے
اسکو کہا اور وہاں نے بیری دریا اکبار زندگی میں ملا نہیں ہے دیکھا
تم ہی بتاؤ کیسے دریا اسے کہیں گے عقل بیچ کر اس کا پانی میں یکا جاؤں
انمیں سے ایک لایا بے غرض ہو اس بوتل میں جو کوئی اس کے واسطے یہ تو لے
[illegible]

عجیب عجیب باتیں

چینی عورتیں اور چھوٹے پاؤں:- حقیقت میں چینی عورتوں پر قدیم الایام سے ملک چین میں یہ بڑا ظلم ہوا کرتا تھا کہ انکے پاؤں بچپن سے لوہے کے جوتوں میں بند کر کے بڑھنے سے روکے جاتے تھے جس وجہ سے چین کے عیسائی مشنریوں کے اندازہ سے دس فیصدی چینی لڑکیاں ضایع ہو جاتی تہیں اور باقی ساری عمر بڑی مصیبت اور مشقت سے کاٹتی تہیں۔ کیونکہ جن بیچاری عورتوں کے پاؤں بچپن میں باندھے جاتے ہیں وہ گھروں میں صرف گھٹنوں کے بل چل پھر سکتی ہیں۔ اور باہر مردوں کے کندھوں یا پالکیوں یا گاڑیوں کے سوائے نہیں جا سکتیں۔ اب چین کی بیوہ ملکہ کو بہلا ہوا اُسنے حکم جاری کر دیا ہے کہ عورتوں کے پاؤں باندھنے موقوف کیے جائیں چنانچہ چین میں بڑی سرعت سے اسکی تعمیل ہو رہی ہے۔

شان عورتوں کے لمبے گلے:- ریاست ہائے شان کی پروڈنگ عورتوں کے گلے نہایت بدصورت طور پر پیتل کے پٹوں کے ذریعہ سے لمبے بنائے جاتے ہیں۔ اُنکی پنڈلیوں کو بھی پیتل کی چوڑیوں سے اسی طرح کسا جاتا ہے کہ وہ لکڑی کی بنی ہوئی معلوم ہوتی ہیں گردن کے پیتل کے کالر کو ہر سال بڑا کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ سر ایک پیتل کے لمبے مینار پر رکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح ٹانگوں میں ہر سال زیادہ چوڑیاں کس کر اس سلسلہ کو ٹانگوں تک پہنچا دیا جاتا ہے جس سے عورتیں حرکت تک نہیں کر سکتیں۔

چیونٹیوں کی قوت شامہ:- دنیا میں اور کسی مخلوق کی سونگھنے کی قوت ایسی تیز اور اعلیٰ نہیں ہے جتنی کہ ایک چیونٹی کی ہے۔ عالمان حقایق قدرت نے آج تک ۳ ہزار پانچسو کی چیونٹیاں معلوم کی ہیں اور معلوم ہوا ہے کہ ان سب قسموں میں دنیا کی باقی مخلوق سے سونگھنے کی قوت تیز ہے چیونٹیاں اپنی آنکھوں سے بہت کم دیکھتی ہیں اور اگر کوئی سائنس کی شخص اُنکے بعض لکڑے کا مطلب سمجھنا ہو تو بلا دقت شامہ کے [illegible]

حفظ صحت

استفسار

ضعف دماغ و لاغری:- ساڑھے [illegible] سال ہوئے مجھکو ایک روز دردسر کی شکایت ہوئی- حکیم صاحب نے معدہ کا فتور سمجھکر جلاپہ کا جلاب دیا- دس بارہ دست ہوئے- اور سبز سبز پانی نکلا- جلاب کے بعد کچھ روز ناک میں سے رینٹھ نکلتا رہا- اور ضعف دماغ ہوگیا- مغزوں کے پینے سے رینٹھ بند ہوگئی- اب میں نہایت ضعیف ہوں بدن پر گوشت نہیں چڑھتا- غذا جزو بدن نہیں ہوتی- بدن ٹھنڈا رہتا ہے- حد درجہ کا ضعف معدہ ہے کسی قسم کی دوا سے فائدہ نہیں ہوتا- (عزیز الرحمن خان)

ہاتھ ٹوٹ گیا تھا:- میرا بھائی جسکی عمر بارہ سال کی ہے- ۸ ماہ کا عرصہ ہوا کہ دوڑتے ہوئے گر پڑا- دست چپ کہنی سے اکھڑ گیا- علاج ڈاکٹری و دیسی حکیموں کا ہوا مگر فائدہ کلی نہیں ہوا- اب ہاتھ پورے طور سے سیدھا نہیں ہوتا- اور کہنی کی ہڈی میں گانٹھ پڑی ہوئی معلوم ہوتی ہے- اس اکھڑے ہوئے ہاتھ سے ۲-۳ سیر وزنی چیز اٹھانے سے درد ہوا کرتا ہے- (راقم نمبر ۲۷۵۵)

لاغری:- میرے ایک دوست جنکی عمر ۱۹-۲۰ سال کی ہے- خدا جانے کس وجہ سے روز بروز لاغر ہوتے جاتے ہیں دل میں دھڑکن رہتی ہے- چہرہ پھانڑا ہوتا جاتا ہے حرارت اندرونی بھی رہتی ہے- بعض وقت سر چکرا جاتا ہے اور آنکھوں کے آگے اندھیرا آجاتا ہے- معزز ناظرین جناب کسی عمدہ مجرب نسخے سے اطلاع دیں (محمد محبوب حسین جہلم)

رطوبت سیلان الرحم کا کوئی نسخہ مجرب کسی صاحب کو معلوم ہو تو براہ کرم ممنون فرماویں (از بمبئی نمبر ۲۸۷۲)

علاج

جریان (بجواب استفسار نمبر ۱۳۰) مغز تخم تربندی ایک تولہ- کشتہ قلعی ایک تولہ باریک پیس رکھیں صبح ۳ رتی دودھ گاؤ کے ساتھ کھایا کریں خدا نے چاہا تو ۷ دن میں جریان جاتی رہیگی (ٹھاکر دت شرما وید لاہور)

انگوٹھا قلم پکڑنے میں مدد نہیں دیتا (بجواب استفسار نمبر ۱۳۱) روغن کنجد میں سیندھا نمک ملاکے دو دو دفعہ دن میں مالش کیا کریں- اس معمولی سے علاج سے دو ہفتہ میں طاقت عود کر آئیگی- (ر- د)

پرانی پیچش (بجواب استفسار نمبر ۱۳۲) مندرجہ ذیل دوائی سے زیادہ سے زیادہ تین دن کے اندر آرام ہوجائیگا- بارہ مصطگی- گوند کتیرا- مصطگی- افیون- موچرس- ناگرموتہ- گل دھاوا- اندرجو- بل گتھ- لودھ- برابر وزن ایک دن کھرل کرکے سیاہ سفوف بنادیں- خوراک [illegible]

گمنام و نشان عزیز

مسمی غلام نبی ابن ابراہیم سکنہ تلونڈی موسیٰخان تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ تقریباً پانچ سال سے کراچی کے علاقہ داؤد میں مزدوری کے کام پر سڑک پر مقرر تھا- از راہ استغنا اسی عرصہ سے سلسلہ خط و کتابت بند کر رکھا ہے- باوجود متواتر تحریر کے جواب سے درگذر ہے- افواہاً سنا گیا ہے کہ بالفعل عزیز مذکور ریاست جہابوہ- مقام کرا- بسڑک بیگھ نگر چراغ علیشاہ ٹھیکہ دار کے پاس کام کرتا ہے- برائے خدا کوئی صاحب ہم دل بستگان کے حال زار پر رحم فرماکر اسکی خیر و عافیت سے بندگان رنجور کو مسرور و مشکور کریں- (فضل احمد صدیقی مدرس مقیم لاہور- دروازہ ٹکسالی)

میرا لڑکا بنام محمد احسن دو ماہ سے گھر سے بسبب پڑھنے کے ناراض ہوکر نکل گیا ہے- اسکی عمر ۱۴ سال ہے- رنگ گندم گون- چہرہ گول- خوبصورت آنکھیں متوسط عادت آنکھوں کو حرکت دینے کی [illegible] رنگ زرد- دانت غیر چپان- اور چھوٹے چھوٹے بال سر پر- والدین سخت بے چین ہیں- اگر کوئی صاحب اس حلیہ والے لڑکے کو ڈھونڈیں تو پیسہ اخبار میں چھپوادیں میں پانچ روپے انکی نذر کرونگا-

عام

سوال

جنگلی کوتمیر:- یہ ایک مشہور بوٹی ہے مثل کوتمیر کے یہ بوٹی زیادہ تر کہاں ہوتی ہے- اور کیا کوئی صاحب اسکو تازہ بھیج سکتے ہیں- جیسا کہ دیگر درختوں کے پودے بھیجے ہیں (نمبر ۲۲۶۹)

سگرٹ پنسل یا دیاسلائی کی مشینیں:- نہایت ہی مشکور ہونگا اگر آپکے ناظرین میں سے کوئی مجھے بتادے کہ سگرٹ- پنسل و دیاسلائی کی مشینیں کہاں سے اور کتنی قیمت پر ملسکتی ہیں (گوپی چند لاہور)

تمباکو کاٹنے کی مشین:- جس میں سوت کے برابر باریک اور لمبی لمبی تمباکو کٹ سکتی ہو کہاں سے اور کس قیمت میں ملسکتی ہے- (مرلی کے جاوڑہ)

کتاب اعجاز خسروی:- مصنفہ حضرت امیر خسرو دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کس جگہ سے دستیاب ہوسکتی ہے آیا کسی مطبع میں چھپی ہے یا نہیں (رجا سنگھ از مقام دولت پور- ڈاکخانہ بلند شہر)

جواب

کنزالعمال (بجواب سوال نمبر ۸۰) کتاب کنزالعمال کے درحقیقت عربی غیر مترجم نسخے میرے پاس مطبوعہ [illegible] موجود ہیں- کتاب آٹھ جلد میں ہے- بذریعہ ویلیو پے ایبل پانچ روپیہ قیمت [illegible] بھیجنے سے [illegible]

خرمن سخن

انڈین نیشنل کانگریس

(از شیخ مشتاق احمد صاحب ناطق رئیس سیلون ضلع [illegible] بریلی)

کانگریس کو لفظ سے ہیں کان سب کے آشنا
دل میں ناہیں کہ اسکی آج اصلیت کہوں
ہند میں نقش حکومت جب انگریزی جما
زحمتیں [illegible] جہاں
نخل امید رعیت پرورش پانے لگا
محکمہ [illegible] اور خواہاں سروس [illegible]
در حقیقت [illegible] امید کا
اک جماعت ہوگئی سرکار عالی کی خلاف
فتنہ [illegible] اسکی خلق میں شہرت [illegible]
کانگریس کو ساتھ ہے مقصود [illegible] اتفاق
مختلف عادات طرز و رسم اہل ہند ہے
[illegible]
[illegible] زور حکمرانی نے انہیں
[illegible] ملکوں میں ہماری ناخوشی ظاہر ہوئی
جا بجا [illegible] تبدیل نظم سلطنت
[illegible]
[illegible] برٹش [illegible]
[illegible] کی ترقی قابل تعریف ہے
بہتری پبلک کی جتنی ہو اسے مد نظر
[illegible] خاموشی [illegible] کرنا چاہیے
کانگریس [illegible] سمجھتے ہیں کہ یہ حکام وقت
[illegible] عہد برٹش کی [illegible]
[illegible]
ہے جو خود [illegible] ترقی رعایا شاہ کو
[illegible] لفظ ہیں
چاپلوسی خوشامد [illegible] عیب [illegible]
اپنی طاعت [illegible] خود غرض [illegible]
تابع فرماں ہو جسکو اسکے فعلوں کی بدی
ہو نہیں کتنی رعایت کی [illegible] مستحق
تابع و محکوم و محتاج و مطیع [illegible]
[illegible]
[illegible] لازم تھا کہ ہم خاموش [illegible]
[illegible] ہیں اپنا [illegible]
جو مطالب [illegible] پبلک سے [illegible] نہیں
ذکر [illegible] تمام [illegible]
علم [illegible] و ایجاد [illegible] جتنے ہوں
صنعت و ایجاد کی قدرت ذرا [illegible]
[illegible]

اسکا رونا ہے ہوا کہ اخبار میں شائع [illegible]
ہر طرف کیوں شور اس مجمع کا [illegible]
زور [illegible] خاص کر تعلیم پر [illegible]
مغربی تعلیم کو پبلک نے پھر حاصل کیا
[illegible] سروس کا دل میں [illegible]
کسطرح [illegible] جگہ سرکار [illegible] سب کے [illegible]
[illegible] عہدہ [illegible]
[illegible]
کانگریس کا نام سے مجمع [illegible]
نیشنل حیرت ہی لوگوں [illegible]
[illegible] انگریزی [illegible] قومیت [illegible]
[illegible] جنگ سے ملکوں [illegible]
ورنہ قومیت ہی [illegible]
کانگریس سے نفع [illegible]
[illegible] مطلب [illegible]
حال [illegible] دیکھو [illegible]
[illegible] رعیت [illegible]
خاص کر احسان [illegible]
[illegible] صرف [illegible] کر دیا
دیکھنا لازم ہے [illegible] اچھا برا
غیر منصف خود غرض [illegible]
اک طریقہ [illegible] مدعا
کیا نہ تھا کافی ذریعہ [illegible]
[illegible] حاصل [illegible]
ہم سمجھے فرق ان الفاظ کا [illegible]
[illegible] فطرت [illegible]
[illegible] تاکہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حکومت [illegible]
باپ [illegible] بیٹے [illegible]
[illegible] اپنی جانب [illegible]
کانگریس کو [illegible]
[illegible] معلوم [illegible]
[illegible]
جیسے حکمت [illegible] انگریزی [illegible]
[illegible]
[illegible]

پیسہ بشارت

کتابیں! کتابیں!! کتابیں!!!

بلکہ

نہایت عمدہ بہت مفید اور بہت عجیب کتابیں

فقط

۳۱ دسمبر کو ڈاکخانہ میں خط ڈالنے سے

صرف تہائی قیمت پر

کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں!

آپ فوراً خط

ڈاکخانہ میں ڈالنے کیلئے فہرست کتب لکھ رکھئے

صرف ایک خط ۳۱ جنوری ۱۹۰۶ء کو فقط تہائی قیمت پر کارخانہ پیسہ اخبار کی کتابیں مل سکیں گی

پچھلے ہفتہ کے پیسہ اخبار کے ساتھ جو [illegible] پیسہ اخبار کی فہرست کتب تقسیم ہو چکی ہے جو حضرات کتابیں صرف تہائی قیمت پر خریدنا چاہیں گی فہرست لکھ کر ۳۱ جنوری ۱۹۰۶ء کو ڈاکخانہ میں ڈال دیں۔ تو آپ کو تین روپیہ کی کتابیں صرف ایک روپیہ پر مل سکیں گی۔ کارخانہ پیسہ اخبار نے سولہ سال میں ایک مقررہ دن کے کبھی اپنے یہاں کی کتابیں اس رعایتی قیمت پر نہیں دیں۔ اور چونکہ اس رعایت کے لئے صرف ایک دن مقرر کیا جاسکتا ہے۔ اسلئے بہت لوگوں کو حسرت باقی رہجاتی ہے کہ وہ کسی نہ کسی وجہ سے اس بے نظیر رعایت سے فایدہ نہیں اٹھا سکتے۔

اپنے دوستوں کو بھی خبر کر دیجئے کہ وہ بھی ۳۱ جنوری ۱۹۰۶ء کو خط لکھکر کارخانہ پیسہ اخبار سے تہائی قیمت پر عمدہ سے عمدہ کتابیں طلب کریں۔

۲۵ پیسہ اخبار بالکل مفت: جیسا کہ کچھ عرصہ پیشتر پیسہ اخبار میں اعلان کیا گیا تھا کہ سنہ ۱۹۰۶ء میں پیسہ اخبار کی پچیس کاپیاں بعض شوقین مگر قلیل الاستطاعت لوگوں اور طالبعلموں وغیرہ کو دیجائیں گی اس کے متعلق کل ۶۰ درخواستیں ایسے مستحق لوگوں کی مناسب تصدیقوں کے ساتھ وصول ہوئی تھیں چنانچہ انہیں سے زیادہ تر مستحق پچیس کس کے نام پیسہ اخبار میں سے کوئی صاحب باقی (۳۵) میں سے بھی کسی کے نام مفت پیسہ اخبار جاری کرانا چاہیں تو کارخانہ پیسہ اخبار میں انکی قیمت ادا کر کے جاری کرا سکتے ہیں۔ کیونکہ علمی خیرات بہترین خیرات ہے۔ پچیس مفت پیسہ اخبار پانے والے صاحب کے نام حسب ذیل ہیں۔

(۱) نظیر اللہ [illegible] رحمت اللہ صاحب [illegible] قریشی [illegible] (۲) بیر محمد صدیقی صاحب [illegible] تحصیل [illegible] مسجد [illegible] (۳) جناب سید حامد علی صاحب حیدرآباد دکن (۴) جناب قاضی امیرالدین صاحب پھالی مراد (۵) جناب بشیرالدین صاحب [illegible] گھیولی (۶) جناب منشی غلام احمد صاحب حیدرآباد دکن (۷) جناب محمد حسین صاحب طالبعلم پسرور (۸) جناب منشی محمد حیات صاحب جمالی بلوچاں (۹) جناب سید بدرالدین صاحب گنگا کھیڑا (۱۰) جناب منشی سجاد حسین صاحب [illegible] دہلی (۱۱) جناب محمد عبداللہ صاحب جامع مسجد آنولہ (۱۲) جناب محمد اکرام علی صاحب طالبعلم حیدرآباد دکن (۱۳) جناب منشی نظام علی صاحب بیانہ (۱۴) جناب پیر ولی اللہ شاہ صاحب گوجرانوالہ (۱۵) جناب محمد حسن صاحب پورون (۱۶) جناب رحیم بخش صاحب فیروزالدین (۱۷) جناب مرزا محمد احمد صاحب ریاست رامپور (۱۸) جناب بختاور سنگھ صاحب چھچھرولی (۱۹) جناب الہ رکھا صاحب گروٹ (۲۰) جناب بشیرالحق صاحب دہلی (۲۱) جناب محمد یعقوب حسین صاحب بدایون (۲۲) جناب مظفر حسین صاحب طالبعلم پسرور (۲۳) جناب امام الدین صاحب [illegible] گوجرہ (۲۴) جناب بشیرالدین صاحب ماہو گنج ہردوئی (۲۵) جناب ٹلکی رام صاحب گوری پاسی محلا [illegible]

انتخاب لاجواب (کاشی ناتھ الہ آباد) (اب تک ۳۴ [illegible]) ہندوستان اور دنیا کے مشہور نامور اور لائق لوگوں کے حالات مع تصاویر انتخاب لاجواب میں شایع ہو چکے ہیں یعنی جب سے اس عجیب ہفتہ وار رسالہ کا پہلا پرچہ شایع ہوا ہے۔ آجتک کبھی ایک ہفتہ بھی ناغہ نہیں ہوا کہ اس رسالہ کے ایک درجن سے زیادہ مقررہ مضمون میں سے کسی کا یا شاید کسی کا ناغہ ہوا ہو۔ گو اس رسالہ کے بہت پچھلے پرچے ابھی تک اسی چار روپیہ سالانہ کی اوسط سے مل سکتے ہیں مگر بعض پرچے نہیں بھی ملتے۔

چینی دستخط ایک ناظرین پیسہ اخبار واقعی چینیوں کا خط ایک عجوبہ ہے (۵) اوپر سے نیچے کو لکھا جاتا ہے۔ اور چونکہ ہر لفظ کے لئے ایک تصویر مقرر ہے اور بعض خیالات اور الفاظ کے لئے دو یا زیادہ تصاویر کا مجموعہ مقرر ہے۔ اس لئے چینیوں کی عمریں اس تحریر کو سمجھنے میں صرف ہو جاتی ہیں۔ اگر آپ چینی تحریر کے خیال کو سمجھنا چاہتے ہیں تو کارخانہ پیسہ اخبار سے دسمبر ۱۹۰۵ء کا بچوں کا اخبار منگوا کر دیکھو اس میں اسبارہ میں ایک مضمون کے متعلق چینی خط کے کئی نمونے اور انکے سمجھنے کے لئے بیان درج ہے۔

کم قیمت انگریزی اخبار (محمد بخش دفعدار [illegible]) لاہور میں جو دو ایک سستے انگریزی اخبار چھپتے ہیں وہ فرقہ وار اور مذہبی ہیں عام اخبارات ٹریبیون [illegible] پنجابی اور ڈیلی [illegible] ہیں انہیں سے پہلا اور آخری روزانہ [illegible] باقی دو [illegible] میں دو بار [illegible] سب سے سستا کلکتہ کا روزانہ ڈیلی ٹیلیگراف ہے جو صرف دس روپیہ کو ملتا ہے چونکہ کلکتہ میں کاغذ سستا ملتا ہے اس لئے کلکتہ یا بمبئی سے باہر ایسا سستا اخبار چھپنا ممکن نہیں۔

سودیشی

کپڑے کے نمونے [illegible] نمونے بھیجے ہیں جنمیں ایک بارانہ ایسا کپڑا ہے جس کا ولایتی کپڑے کے مقابلے میں تمیز کرنا مشکل ہے۔ اس میں کچھ دھوتیاں اور چادریں [illegible] بعض بالکل ولایتی لوگوں کے کپڑے کی طرح [illegible] امید ہے کہ رفتہ رفتہ یہ بھی دیسی ہی ہو جائیں گے [illegible] احمد آباد اور بمبئی سے بہتر [illegible] ہیں اور [illegible] سودیشی دھوتیوں کی صرف بنگال کو بھی ہیں اور بنگال کی ضرورت پوری نہیں ہوتی اس لئے تمام ہندوستان کے کپڑوں کی ملوں کو خوب فایدہ ہوا ہے۔ کرنال کے [illegible] میں بعض دکانوں کی دھوتیوں کی قیمت [illegible] اور ایک چادر [illegible] گز کے [illegible]

سودیشی نظمیں پنڈت اقبال ناتھ صاحب گل [illegible] کشمیر سے تحریر فرماتے ہیں کہ چونکہ نثر کی نسبت نظم کا اثر دل پر زیادہ ہوتا ہے۔ اسلئے سودیشی تحریک میں جو مندرجہ ذیل نظمیں شایع ہوئی ہیں۔ ان سب کو پیسہ اخبار میں بھی چھپا پا جانا چاہئے جیسے کہ (۱) پروفیسر محمد اقبال ایم اے کی نظم "ہندوستان ہمارا" (۲) منشی [illegible] پرشاد افق کی نظم سودیشی (۳) نظم از لالہ دھنپت رام (۴) نظم لالہ دھنپت رائے صاحب قصوریہ (۵) نظم از کالیچرن صاحب [illegible] (۶) نظم لالہ [illegible] صاحب آزاد (۷) نظم [illegible] (۸) اعلان [illegible] منظومہ افق لکھنوی وغیرہ

پنڈت صاحب کی رائے بہت عمدہ ہے۔ لیکن جہاں تک پبلک کو موثر کرنے کا کام تھا وہ کافی ہو چکا ہے۔ اب عملی کام کرنے کا وقت ہے۔ اب [illegible] کے نئے کارخانے جاری کرنے پرانے کارخانوں کو ترقی دینے اور ڈوبتی ہوئی دستکاریوں کو بچانے میں عملی دستگیری کرنی چاہئے۔ جو اب ایسے نوجوانان ملک کا فرض ہے۔

دیسی کارخانوں کی فہرست (احمد علی خاں میرٹھ) ابتک دیسی کارخانوں کی کوئی مکمل فہرست نہیں چھپی گو سننے میں آتا ہے کہ بعض صاحب ایسی فہرستوں کی تیاری میں مصروف ہیں۔ ایک صاحب نے ہمیں مدراس سے اطلاع دی ہے کہ وہ بھی ایسی فہرست تیار کر رہے ہیں۔ پچھلے دنوں جو فہرست سودیشی کارخانوں کے انگریزی و اردو اخبارات میں چھپی ہے وہ ایک پمفلٹ کی نقل تھی جو [illegible] نے سنہ ۱۹۰۵ء میں بنام "اے بی سی ڈائرکٹری آف انڈین مینوفکچرس" چھاپی تھی۔

سگرٹ سازی: [illegible] ضلع جہلم سے خریدار نمبر ۳۶۰۵۵ تحریر کرتے ہیں کہ میرے ایک عزیز نے سگرٹ بنانی شروع کئے ہیں۔ لیکن [illegible] ایک ضلع کی بھی ضرورت پوری نہیں کر سکتے ہیں۔ کیا آپ مہربانی فرما کر بتلا دینگے کہ کوئی عمدہ مشین کہاں سے اور کس قیمت پر ملیگی۔ اور نیز [illegible] سگرٹ [illegible]

پیسہ اخبار

لاہور۔ یوم سہ شنبہ ۲ جنوری ۱۹۰۶ء

پریسیڈنٹ انڈسٹریل کانفرنس کا ایڈریس

اگر سودیشی تحریک کی کامیابی کے متعلق ہمدردان ملک
کی خوشگوار توقعات پوری ہوئیں اور تیس کروڑ باشندگان
ہند کو روزانہ استعمال کی چیزوں میں ممالک غیر کی محتاجی
و دست نگری سے نجات پاکر اپنے ملک کی وسیع و قیمتی
وسائل سے پورا فائدہ اٹھانے کا موقع ملا۔ نیز جو فنون
لطیفہ و صنایع مفیدہ انیسویں صدی کے اوائل تک ہند
کے سرمایہ ناز و مایہ امتیاز اور کروڑوں آدمیوں
کی آب و دانہ و بسر اوقات کا ذریعہ تھیں۔ حیات تازہ سے
مستفید ہو کر حسب دستور سابق باہر کی دولت کھینچنے لگیں
تو فروغ صنعت ہند کی تاریخ میں زرعی و صنعتی نمایش
متعلق اجلاس کانگریس بنارس کے لایق منتظمین کے
نام سنہری حرفوں میں لکھے جائینگے جنہوں نے نہ صرف
نمایش کو ہر پہلو سے اس نئی تحریک کے مطابق سجایا۔
و در بیجی کی نیست و زرایش سے اشخاص کے ایسے مجمع
[illegible]

کے کثیر التعداد نمونے منگا رکھے ہے اور فنون مختلفہ زرعی
میں زمانہ حال کی علمی ترقیوں سے جو سہولتیں حاصل ہوئی
ہیں انہیں عملی طور پر دکھایا۔ بلکہ ایک حرفتی مجلس شوری
کے انعقاد کا بھی سامان کیا جس کی اہمیت و منفعت
محتاج بیان نہیں۔ گو حرفتی کانفرنس کی ضرورت پر بعض
حصص ملک میں اس سے پہلے ہی خیال رجوع ہوا تھا
اور نامور محب وطن مسٹر رانا ڈے آنجہانی کی مساعی حسنہ
سے احاطہ بمبئی میں اس نے عملی صورت بھی قبول کرلی
تھی۔ مگر جب تک سودیشی جیسی کوئی تحریک ملکی صنایع
کی امداد اور دیسی کاریگروں کی قدر دانی پر لوگوں کو
زور سے مایل نہ کرے۔ اور زوال صنایع کے نقصانات
واضح طور پر نہ دکھلائے۔ ہندوستان جیسے ملک میں
انڈسٹریل کانفرنس ہر دلعزیزی اور استقلال حاصل
نہیں کرسکتی۔ چنانچہ مسٹر رانا ڈے و دیگر موید ین صنعت
اپنی کوششوں کی کامیابی سے مایوس ہو کر رہ گئے اور
آخر کار نیشنل کانگریس نے بھی آج سے پہلے اس طرف
توجہ نہ کی۔ حالانکہ زرعی و صنعتی نمایش اور حرفتی مجلس
شوری باہم گر لازم و ملزوم ہیں۔ اور ایک دوسرے
کے بغیر پورا فائدہ نہیں پہنچا سکتیں۔ افسوس ہے کہ پچھلی
نمایش کے ساتھ ہی انڈسٹریل کانفرنس کا اجلاس
منعقد نہ ہوا۔ اور غنیمت ہے کہ اب بھی اس نے انعقاد
قبول کیا۔ جس کے مستقل بنانے میں تمام ہی خواہان ملک
و اراکین کانگریس کو ساعی ہونا اور اسے کانگریس کا
جزو لاینفک قرار دینا چاہیے۔ امسال حرفتی مجلس شوری
کے انعقاد کی تجویز ایسے وقت ذہن میں آئی جبکہ سال
کا بڑا حصہ گذر چکا تھا۔ اور اس کے متعلق کچھ سامان
نہ کیا جاسکتا تھا۔ لیکن چونکہ سودیشی تحریک نے تمام
ملک میں ایک جوش پیدا کر رکھا تھا۔ اور دیسی اشیا
کے رواج کی تدابیر پر ہر جگہ خیال رجوع کیا جا رہا تھا
اس لیے انڈسٹریل کانفرنس کی تجویز بڑی گرمجوشی کے
ساتھ قبول کی گئی اور سر برآوردہ حامیان صنعت و
مالکان کارخانجات نے اس کی اعانت میں خوشنودی
و رضامندی ظاہر فرمائی چنانچہ بہت سے انعامات و تمغہ جات
منظور ہوئے۔ اور بنگال۔ بمبئی۔ مدراس وغیرہ کے
برگزیدہ اہل الرائے حرفت کے متعلق کار آمد پہلوؤں
پر زبردست مضامین لکھ کر بھجوائے۔ جنمیں سے ہر ایک
بجائے خویش قیمتی و قابل قدر ہے۔ لیکن وقت کی قلت
نے ان کاریگروں کو کانفرنس میں شریک ہونیکا موقع
نہ دیا۔ جنکا رجی کارروائی سے تو بہت کچھ فائدہ
اٹھانا اور بعد از اں ملک کو اپنی معلومات اور دستکاری
سے مستفید بنانا منحصر ہے۔ اجلاس کے لیے صرف
ایک دن رکھا گیا تھا۔ اس لیے باہر سے آئے ہوئے
مضامین سنائے نہ جاسکے بلکہ پڑھے ہوئے سمجھ لیے
گئے۔ اور صرف بابو رمیش چندر دت بالقابہم کو اپنا
[illegible]

[illegible] بابو صاحب موصوف کی قومی و علمی خدمات خود مشہور ہیں
سے محتاج بیان نہیں۔ اور آپکی تصانیف و تحریرات
انگریزی و معنی خیزی میں ہندوستان سے ولایت تک
مشہور ہو چکی ہیں۔ ہندوستان کی صنعت و حرفت و
مالی حالت سے کماحقہ آگاہ ہونے کا جو ثبوت آپکی
پریزیڈنشیل ایڈریس سے ملتا ہے اسکی مثالیں سابقہ
مضامین میں ذرا مشکل سے ملیگی۔ سب سے بڑھکر ایڈریس
کی قابل قدر حالت ناظرین کو گرویدہ بناتی ہے جسے
انہوں نے اپنے انتخاب صدارت کے اظہار شکر گذاری
سے شروع کرکے ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بڑودہ کی
بیدار مغزی۔ روشن دماغی اور تقویت و امداد صنایع
کی تعریف پر ختم کیا ہے اور سلیس زبان و مدلل پیرایہ
میں ہندوستان کے گذشتہ و موجودہ صنعتی عروج و زوال
کا اس طرح نقشہ کھینچا ہے کہ ہند و اہل ہند کی فلاکت پیشانی
کے نتایج میں ہر شخص خود کو انکے خیالات سے اتفاق
کرنے پر مجبور پائیگا۔ اور اینگلو انڈین اخبارات جو غلہ
نقد و اجناس خام کی برآمد اور چاندی سونے کی درآمد
سے ہند کی دولت میں روز بروز اضافہ ہوتے جانے
کی دلیل پیش کیا کرتے ہیں۔ اپنی خامی خیال پر متنبہ
ہو جائیں گے۔ مسٹر دت نے ان مشکلات پر اچھی طرح
نظر ڈالی ہے جن سے حامیان ترقی صنعت ہند کو مقابلہ
کرنا پڑیگا۔ مگر ساتھ ہی امید دلائی ہے کہ عزم و ہمت
اہم استوار کی مدد سے ہم آخر میں ضرور ان پر غالب
آجائیں گے۔ اور خار دار جھاڑیوں کو کانٹ چھانٹ
کر ضرور اپنی راہ نکال لینگے۔ بشرطیکہ ہم اول ہی سے
اپنی کامیابی پر متیقن رہیں۔ اور کوشش سے پہلے
قدم رکھنے سے پہلے [illegible]
کرلیں۔ اس کی [illegible] سودیشی تحریک کی
حمایت سے [illegible]
کو اپنے [illegible]

یا رب [illegible] خوش است
[illegible] برساں

مسلمانان بنگال کی تعلیمی بیداری

اگر ان تاریخوں میں مبالغہ و رنگ آمیزی سے کام نہیں
لیا گیا جو کلکتہ سے مجلس سابق در دواں بیرون کے
مسلمانوں کی کانفرنس کے متعلق وصول ہوئی ہیں
اور انکی غیر معمولی گرمجوشی و مستعدی ظاہر کرتی ہیں تو
بے اختیار مسرت کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بنگال کے مسلمان
اپنی تعلیمی بیداری و زمانہ شناسی میں اپنے جلیل القدر
و پنجابی [illegible] گئے ہیں۔ اور گو انہوں
ترقی کی [illegible] لیکن وہ اس کے رستہ
[illegible] قومی فلاح و بہبود کے
[illegible]

[illegible] میں کسی قومی مجلس کے متعلق ایسی ہی پر جوش پائی جائیگی اُن کا مجوزہ دار العلوم علیگڈہ میں گہری دلچسپی لینا بزرگان ہند کو اپنی ہمدردی کا پیام بھیجکر مسلمانان ہند و سیلون میں استحکام روابط اتحاد کی اُمید لگاتا اور کولمبو میں اسلامیہ ہائی سکول کے قیام کا سامان کرنا انہیں پوری مبارکباد کا مستحق ٹھہراتا ہے۔ قوم مولوی رفیع الدین احمد اور سٹار علی عبد الرحمن صاحب کی مساعی جمیلہ کے شکریہ سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتی جو مسلمانان لنکا کی فلاح و بہبود میں اس طرح کوشش کر رہے ہیں۔ خدا کرے لنکا کے مسلمان اپنی اصلاح و ترقی تعلیم کی سعی میں کامیاب ہوں!

ایک نامور پولیٹیکل اہلکار کی وفات

جناب فرخ میرزا صاحب کے خط مورخہ بم واقع کرمان سے یہ دریافت کر کے سخت افسوس ہوتا ہے کہ انکے برادر گرامی قدر جناب آغا اصغر علی صاحب قزلباش "خان بہادر" انگریزی قنصل اجنٹ بم علاقہ ایران نے بعارضہ نمونیا۔ مقام مذکور میں انتقال فرمایا۔ آپ گورنمنٹ کے ایک نہایت لائق و معتمد علیہ افسر تھے۔ اور اپنی ۲۳ سالہ ملازمت میں بہت کچھ قیمتی پولیٹیکل خدمات انجام دیچکے تھے۔ گذشتہ مہم جرال کی جانفشانی و حسن کارگذاری کے صلہ میں آپکو تمغہ و خطاب ملا تھا۔ اور اعلی افسروں نے بارہا اظہار خوشنودی کیا تھا۔ آپکا ارادہ تھا کہ نیکنامی کے ساتھ پنشن لیکر وطن کو واپس آجائیں۔ اور بقیہ عمر دینی و قومی خدمت میں گذاریں۔ مگر خاک ایران نے منظور نہ کیا۔ ہمکو امید ہے کہ گورنمنٹ اُن کے عیال و اطفال پر وہ مراحم خسروانہ مبذول فرمائیگی۔

وکٹوریہ میموریل ہال

کلکتہ میں حضور پرنس آف ویلز نے ۴ جنوری کو وکٹوریہ میموریل ہال کا سنگ بنیاد نصب کرنے کی رسم ادا فرمائی جسکی تعمیر کے لیئے والیان ریاست اور امراء ہند نے نصف کروڑ روپیہ لارڈ کرزن بہادر کی تحریک سے جمع کر دیا تھا۔ سر اینڈریو فریزر لفٹنٹ گورنر بنگال نے اس تحریک کی تاریخ بیان کی اور بتلایا کہ لارڈ ممدوح کا منشا یہ تھا کہ ایسی عمارت قیصرہ مرحومہ کی شان کے لائق یادگار رہا جائے۔ جس طرح اس ہال کی تعمیر کے متعلق لارڈ کرزن کو روضہ تاج محل آگرہ کا خیال مد نظر رہا۔ ایسا ہی شاہزادہ ممدوح کی آنکھوں میں بھی اسے دیکھکر روضہ مذکور کا سماں پھر گیا۔ اور آپ اپنی تقریر میں روضہ شاہجہاں کو یاد فرماتے ہوئے بارہ رہ سکے۔ یہ دریافت کر کے نہایت اطمینان ہے کہ وکٹوریہ میموریل ہال میں تمام سنگ مرمر ہندوستان ہی کا لگایا جائیگا۔ اور جیسا کہ پہلے اندیشہ ظاہر کیا جاتا تھا۔ اٹلی سے

اور ہال کے اندر ملکہ معظمہ مرحومہ کی خانگی و تمدنی زندگی کی بہت سی یادگاریں مثل انکے فرنیچر کرسی اور پلنگ وغیرہ کے ہونگی۔ انکے عہد کے واقعات تاریخ ہند کے متعلقہ نامور لوگوں۔ واقعات اور معرکوں کے مرقعے تصویریں اور آرٹس کے بہترین نمونے رکھے جائینگے۔ جو کئی والیان ریاست نے اپنے توشہ خانوں سے نکالکر ابھی سے بھیجدیئے ہیں۔ بہر حال یہ ہال ملکہ مرحومہ اور ہندوستان کے صدر مقام کے شایاں ہوگا۔

کاشتکاروں کے لیئے کیا کرنے کی ضرورت ہے

مسٹر ڈی ایم ہملٹن صاحب نے بنارس کی انڈسٹریل کانفرنس کے سامنے جو مضمون زراعت کے متعلق پڑھا ہے۔ اُس میں اُنہوں نے بعض بہت معقول مشورے دیئے ہیں۔ مثلاً وہ کہتے ہیں کہ باتیں بنانے والوں کو چاہیئے کہ کسی عملی کام کی طرف توجہ کریں مثلاً وسط ہند میں کھجور کے لاکھوں درخت ضایع ہو رہے ہیں۔ ان سے لاکھوں من شکر تیار ہو سکتی ہے۔ دنیا کے اور کسی ملک میں ایسی بیش قیمت چیز کو ضایع نہ ہونے دیا جاتا۔ وہ ایک دوسری جگہ کہتے ہیں کہ ہندوستان کے زمیندار ضرور بڑے دولتمند ہونے چاہیئے تھے۔ انکی زمین زرخیز ہے اور انکی عادات نہایت کفایت شعارانہ ہیں۔ مگر انہیں مالی امداد کی ضرورت ہے۔ گورنمنٹ جو کروڑوں روپئے مالیہ معاف کر دینے میں کھو دیتی ہے۔ چند لاکھ روپیہ انکی مالی امداد کے لیئے بطور تجربہ خرچ کرے۔ زراعتی بنکوں کا کاشتکاروں کو بڑی حاجت روپیہ کی ہے۔

مسلمانوں کی پولیٹیکل ضروریات

مسلمان بھلا کب تک پولیٹیکل خواہشوں سے پرہیز کر سکتے ہیں؟ انہوں نے اب تک محترز رہکر بڑا نقصان اٹھایا اور جب تک پرہیز کیئے جائینگے سخت خسارہ میں رہینگے۔ بمبئی میں بیچارے ہزاروں عازمان حج کی قرنطینہ کی پابندی اور معقول پابندیر گورنمنٹ کی مسلمہ ہیبل انگاری سے درگت بن رہی ہے اسپر ہندوؤں اور عیسائیوں کے دل بہر گئے اور نیشنل کانگریس میں انکی سختیوں کے رفع دفع کا رزولیوشن پیش کیا گیا ہے مگر مسلمانوں کی کوئی ایسی پولیٹیکل ایسوسی ایشن نہیں۔ جسمیں وہ ان خرابیوں پر نوٹس لے سکیں یکم جنوری کو مسلمانان لنکا کی کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس میں ۳۰ ہزار کا مجمع بتایا جاتا ہے۔ منجملہ دیگر امور کے انہوں نے حضور ملک معظم کے حضور میں اپیل کی کہ سیلون کے ایک مسلمان بیرسٹر کا ہائیکورٹ نے ترکی ٹوپی پہنکر آنے کی جو اجازت نہیں دی اُسپر نوٹس لیا جائے۔ یہ بیرسٹر غالباً لنکا کے وہی سابق مسٹرلی مشیر رزلہ اور حال نو مسلم عبد القادر ہیں۔ جو بوجہ مسلمان ہو جانے کے سیلون سکول سروس سے الگ کر دیئے گئے تھے۔ ان کے

کہ مسلمان کبھی کسی ایسی پولیٹیکل تحریک کی جرات کر سکتے ہیں۔ جیسی سیلون کے مسلمانوں نے کی ہے۔ یہاں کے سربرآوردہ اراکین نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ مسلمانان ہند کی کسی قسم کی پولیٹیکل ضروریات ہے ہی نہیں پچھلے دنوں جب مدراس۔ لاہور وغیرہ مقامات سے تنازعہ ترکی والیہ مقدونیہ کی نسبت حکومت عثمانیہ کی تائید میں مسلمانوں کے بڑے بڑے مجمعوں نے رزولیوشن پاس کر کے بھیجے تھے تو بعض مسلمان پولیٹیکل مبصروں نے اس کے غیر ضروری ہونے کی رائے لگائی تھی۔ مگر غنیمت ہے کہ اُن سے زیادہ واقف اور روشن ضمیر مسلمانوں نے انہی دنوں لنڈن میں بھی اسی غرض سے ایک جلسہ کر کے بابعالی کی تائید میں تقریریں کیں اور گورنمنٹ انگریزی کو اس کی غلطی سے آگاہ کر دیا۔ یہ مسٹر امیر علی سابق جج ہائیکورٹ کلکتہ اور شمس العلماء سید علی بلگرامی جیسے نامور لوگ تھے جن کی زبردست تجربہ کاری اور اس کام کے قبول اہل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا۔ کیا ایسی صورتوں کی موجودگی میں بھی مسلمانوں کی کچھ پولیٹیکل ضروریات نہیں ہیں؟ اور اگر ہیں تو انکے انصرام کے لیئے اسلامی پبلک لیڈروں نے کیا انتظام کر رکھا ہے؟

فوراً پھانسی دے دیجائے

معلوم ہوتا ہے کہ ٹائمز آف انڈیا بمبئی نے سیالکوٹ میں پچھلے دنوں کوئی اشتہار شایع ہونیکا حال لکھا تھا جس میں ہندوؤں کو ولایتی شکر کے استعمال سے متنبہ کر کے اس بنا پر باز رکھنے کی کوشش کیگئی ہے کہ اس کے بنانے میں گائے کا خون اور ہڈیاں ڈالی جاتی ہیں جو ہندو مذہب کے سراسر خلاف ہے۔ اسپر ولایت کا انگلش ریویو بہت کچھ بگڑا ہے اور کمال غیظ و غضب لکھتا ہے کہ یوں تو تعلیمیافتہ ہندوستانیوں کو حق حاصل ہے کہ اپنے ملک کی بنی ہوئی چیزیں استعمال کرنے کا انتظام کریں۔ لیکن ولایتی شکر کی نسبت ایسی بدظنی پھیلانا ایک طرح بغاوت پھیلانا اور ابھی انگریزوں کو غدر ۱۸۵۷ء کا واقعہ بھولا نہیں ایسے مفسدہ پرداز لوگوں کو فوراً پھانسی دے دیجائے اور جو ان میں زیادہ تعلیمیافتہ ہوں انہیں پہلے لٹکایا جائے۔ تاکہ خلایق کو عبرت ہو۔ مقام شکر ہے کہ گورنمنٹ اپنے کام کو ولایتی رسالہ سے بہتر سمجھتی ہے اور ایسے لوگوں کی مزخرفات پہ دھیان نہیں رکھتی۔ ورنہ یہ سمجھئے خدا جانے ہندوستانیوں کی نوبت کہاں تک پہنچتی۔ انگلش ریویو کو اسپر شرمانا چاہیئے کہ حضور پرنس آف ویلز کے خیر مقدم میں انہی ہندوستانیوں نے ایسی گرمجوشی سے اظہار عقیدت و مسرت کیا ہے کہ اہل انگلستان اسپر حیران ہو رہے ہیں۔ کیا بغاوت کرنیوالوں کے یہی ڈھنگ ہوتے ہیں؟

چین و جاپان کا اتحاد

جاپان کی شاندار جنگی کامیابی کے بعد چین میں اُس کا اقتدار بہت بڑھ گیا ہے اور وہاں کے تمام معاملات اُسکے ہاتھ میں آ گئے ہیں۔ [illegible] جو امیدیں لگائی جاتی تھیں وہ بڑی تیزی سے پوری ہو رہی ہیں۔ اور دو تین ہفتے قبل عہد نامہ [illegible] جاپان کو چین پر [illegible] و تجارتی مراعات حاصل ہو گئی ہیں۔ اب ایک اور خفیہ معاہدہ کی خبر آئی ہے جس میں [illegible] سے دول خارجہ کا اثر بالکل اُٹھا دیا گیا ہے۔

اہل ہنود میں سوشل اصلاح

مسٹر جوالا پرشاد پریزیڈنٹ سوشل کانفرنس بنارس نے اپنی تقریر میں [illegible] دوسری باتوں کے اہل ہنود کو یہ صلاح دی ہے کہ وہ پرانی رسوم کو صرف اُنکی قدامت یا مذہبی [illegible] کی شادی [illegible] کے باعث [illegible] بلکہ زمانہ حال کی روشنی میں [illegible] دیکھیں کہ وہ [illegible] کہاں تک مفید [illegible] ہندوستان میں خوب زوروں پر [illegible] دیکھا کہ ہندو شاستر اس کی [illegible] صرف ایک مذہبی ڈھکوسلا ہے۔ [illegible] گورنمنٹ انگریزی نے ستی کو موقوف کر دیا اور آج کوئی ہندو مقدس شہر بنارس میں بھی عورتوں کے ستی ہونے کو پسند نہیں کرتا۔ بیشک بہت سی باتیں جو محض بطور رسم رائج چلی آتی ہیں مگر کوئی حقیقی فایدہ نہیں رکھتیں چھوڑ دینے کے لائق ہیں۔ مسلمانوں میں بمقابلہ ہندوؤں کے بہت ہی کم ایسی رسوم ہیں۔ تاہم جو کچھ صغر سنی کی شادی بیوگان کے ازدواج ثانی سے احتراز عورتوں کی اعلیٰ تعلیم سے اجتناب وغیرہ موجود ہیں انکو بھی بہت جلد ترک کر دینا چاہیے۔ سب سے بڑی اصلاح اور سب سے بڑی طاقت تعلیم ہے باقی ساری اصلاحیں خود بخود اسکے قدم بقدم چلتی ہیں۔ چونکہ بنگالہ میں تعلیم زیادہ ہے اس لیے بنگالی سوشیل ریفارمروں کو دیگر حصص ہند کے ہندوؤں کی طرح سفر ولایت یا [illegible] یا ازدواج صغر سنی کی مخالفت کی ضرورت نہیں رہی وہاں لوگ خود بخود یہ باتیں سمجھ گئے ہیں اس لیے بنگالی ریفارمر اپنی تمام ہمت و کوشش تعلیم نسواں کی توسیع میں صرف کر رہے ہیں!

ہندوستانی وائس چانسلر یونیورسٹی

یہ دریافت کرنا موجب ابتہاج ہے کہ الہ آباد [illegible] نامور لیڈر [illegible] پنڈت سندر لال صاحب کو [illegible] لا [illegible] جسٹس [illegible] کے قائم مقام منصب پر الہ آباد یونیورسٹی کا وائس چانسلر مقرر فرمایا ہے یہ اعزاز [illegible] پنڈت سندر لال صاحب کے لیے قابل مبارکباد [illegible] کہا جا [illegible] مسرت حاصل ہوگی اب تک صرف تین [illegible] جج [illegible] کرسی پر سرفراز تھے ہندوستانی یونیورسٹیوں کے وائس چانسلر رہے ہیں۔ مسٹر تیلانگ بمبئی میں سر گرو داس بنرجی کلکتہ میں اور مسٹر جسٹس پرول چند چٹرجی پنجاب میں مگر پنڈت سندر لال صاحب کا باوجود جج نہ ہونے کے صوبجات متحدہ کے لاٹ صاحب کی نظر میں اس منصب جلیل کے لائق قرار پانا انکی اعلیٰ قابلیت کی دلیل اور قانون پیشہ اصحاب کے واسطے ایک ناز ہے۔ افسوس ہے کہ اب تک کوئی مسلمان یہ اعزاز حاصل نہیں کر سکا جو گورنمنٹ کے [illegible] زیادہ خود انکی نالیاقتی قابل افسوس ہے۔

چینیوں کی تعلیمی بیداری

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ہندوستان کی اکثر قومیں اپنی اصلاح و ترقی پر مائل نظر آتی ہیں۔ اور ان سے متعلق تعلیم انگریزی کی وقعت و اہمیت بخوبی محسوس کرنے لگی ہیں چنانچہ کئی قومیں اپنی کانفرنسوں میں توسیع تعلیم کے لیے کئی مفید تجاویز پاس کی ہیں اور ممالک غیر میں جانے والے طلبا [illegible] کے لیے [illegible] دی ہیں علیٰ ہذا القیاس چینیوں میں بھی جو باعتبار تجارت و دولت کتنے ہی قوموں سے ممتاز ہیں تعلیمی بیداری کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں۔ اور ۲۰ جنوری گذشتہ کو ہز ایکسیلنسی صاحب گورنر بمبئی نے مقام مذکور میں ایک

کی سکول و شفاخانہ ... جو بالال
پر رنجیت صاحب سر گنگا شی ایک معزز دولتمند جو ہمیشہ کے
نام پر ان کے ۳ لاکھ روپئے بنے گئے ہیں ۲۰ میں
جینی طلبا رکر با نفیس تعلیم دیجانے کی منجملہ ۳۰۰ طلبا کو
جنکی تعلیم دیگر ضروریات کا اس میں انتظام کیا گیا ہے
کریں گے ... ۲۰۰ لڑکوں کے نام درج رجسٹر
ہو چکے ہیں جینیوں کے اشتیاق تعلیم کی دلیل ہے!

یورپ اور امریکہ میں شادی کی زندگی

گر یورپ اور امریکہ میں شادی عمرا کورٹشپ کے بعد بڑی محبت و گرمجوشی کے بعد ہوتی ہے اور میاں بیوی ایک دوسرے کو خوب دیکھ بھال کر انتخاب کرتے ہیں۔ مگر پھر بھی ان ملکوں کی متاہلانہ زندگی میں بے انتہا خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اور پبلک میں ہر دن ایک نہ ایک گھرانے کی ناگوار حالت کا چرچا رہتا ہے طلاق کی عدالتیں ہر وقت زن اور میاں بیوی کی مار پیٹ کے مقدمات سے لبریز رہتی ہیں ہیں زن و شوہر کی یہ نا موافقت طلاق حاصل کرنے ہی پر ختم نہیں ہو جاتی بلکہ بعض حالتوں میں شوہر یا بیبیاں اپنے زوج کی ہلاکت سے اپنا دل ٹھنڈا کرنا چاہتی ہیں۔ اور بڑے بڑے بیہودہ طریقے اختیار کرنے پر آمادہ ہو جاتی ہیں۔ جنکا مشرقی تاویل کر دیکھتے ہوئے یکایک یقین نہیں آ سکتا۔ مگر مغربی حالات میں زوج کا قتل کرنی غیر معمولی بات نہیں۔ چنانچہ ہفتہ گذشتہ کی ولایتی ڈاک میں دو واقعات کا ذکر دیکھا گیا۔ جو ان کی خانہ داری کی زندگی پر تیز روشنی ڈال سکتی ہیں۔ پہلا واقعہ امریکہ کا ہے۔ جہاں کی مسز میری میبل راجرز کو راجرز کورمانٹ دنیو یارک کے ونڈسر جیلخانہ میں ۸ دسمبر کو پھانسی دیگئی۔ مسز راجرز جس کا سن ۱۹ برس کا تھا اپنے شوہر سے علیحدہ رہتی تھی۔ اور ایک اور شخص سے شادی کرنی چاہتی تھی۔ شوہر کی زندگی ڈیڑھ ہزار ڈالر پر بیمہ ہو چکی تھی۔ مسز راجرز نے ایک دو غلے حبشی کو اپنے شوہر کے قتل کے جرم میں اپنا شریک کیا۔ اور ایک روز شوہر کو صلح کرنے کے بہانے ایک دریا کے کنارے پر بلا آیا جہاں اسکی ایک رازدار سہیلی اور ایک وہی دو غلا حبشی موجود تھے۔ باتوں باتوں میں اس نے شوہر سے کہا کہ تنے زرا آنکھیں بند کرو۔ نگاہ لگائی رکھی میں تم زرا آنکھ کھولو تو سہی وہ بیچارہ اُس کے دم میں آگیا۔ بیدرد بیوی نے رسی سے اس کے شوہر کی مشکیں باندھیں۔ اور جب دونوں ہاتھ پیٹھ کی طرف بندھ جانے سے وہ بے بس ہو گیا۔ تو کلوروفارم سنگھا کر اسے بیہوش کیا۔ اور دریا میں پھینک دیا۔ عدالت میں جرم ثابت ہو گیا۔ اور اس کے لئے پھانسی کی سزا تجویز کیگئی گو امریکہ کی ہزاروں عورتوں نے اسکی نوجوانی پر رحم کھاکر اسے بچانے میں کوشش کی مگر انصاف سے کچھ پیش نہ گئی۔ اور وہ خود اپنی کیفر کردار کو پہنچی دوسرا واقعہ انگلستان کے ایک سابق ممبر پارلیمنٹ مسٹر جوزف واٹس کا ہے۔ یہ صاحب گلاسگو کے ایک ڈویژن کی طرف سے ممبر پارلیمنٹ تھے۔ اپنی پہلی بیوی کو لیلا واٹس کو طلاق دینے کے بعد انہوں نے دوسری شادی وائیولٹ واٹس سے کی۔ پہلی بیوی نے کسی بات پر ازالہ حیثیت عرفی کا دعوے کرکے اُن سے ہرجانہ وصول کیا جسپر واٹس صاحب بہت بگڑے اور حالت غیظ میں انہوں نے ہربرٹ مارشل۔ جیمس شل اور ٹامس ووری کو اپنی مطلقہ بیوی کو مار ڈالنے کی ترغیب دی اور اجرت مقرر کرکے کچھ پیشگی بھی دیدیا لیکن راز کھل گیا۔ بیوی نے مقدمہ دائر کیا۔ عرصہ تک مقدمہ چلتا رہا۔ آخر میاں کو عدالت سے پانچسال قید کی سزا ملی ہے جسپر اخبارات میں شور مچا ہوا ہے۔ یہ حالت ہے یورپ میں میاں بیوی کے تعلقات کی۔

تحقیقات ذخائر جنگ افریقہ اور جرنیل بلر!

اخبار ریاپونیر کی ایک خاص ... برقی میں یہ پڑھکر کہ سر ریڈ ... ہارمس ورتھ مالک پوسٹ لنڈن نے ذخائر جنگ ٹرانسوال کی تحقیقات کے متعلق جرنیل بلر کے جنوبی افریقہ بھیجے جانے کا خیال ظاہر کیا ہے۔ اس بدقسمت نامور مگر کم نصیب فوجی افسر کے بعض سوانح زندگی پر بے اختیار خیال رجوع ہوتا ہے جو سوء اتفاق کے ساتھ نیرنگئی زمانہ کی بڑی عبرت انگیز مثال دکھاتے ہیں۔ جرنیل نے بہت سی

حبوب اقتدار

المعروف بہ

اب کمزور نہ ہوگے

ایک گولی بعد فراغت کھا لیجئے کمزوری سب ہو ستی اور اداسی جاتی رہیگی علاوہ ازیں یہ گولیاں سرعت رقت جریان احتلام کو نافع ہیں قیمت گولی ۱۲ عدد

مہنت باجی کرن اوشدھ نمبر ۱۲

مخصوص ان آدمیوں کے واسطے تیار کیگئی ہیں جو سرعت ... کی شاکی ہیں ۴۰ دن تک کھانے سے جریان سرعت کثرت ... سب دور ہوتے ہیں سہ پہر کو ایک یا دو گولیاں حسب خواہش ... ہوتا ہے مقوی۔ مفرح اور ممسک ہیں۔ دماغی کمزوری لاغری ہمیشہ کی تکان سستی نسیان چہرہ کی خشکی کھانسی نزلہ زکام درد کمر ذیابطیس ہیضہ کی بے لطفی وغیرہ کو مفید ہیں جو اپنا ستیاناس کر چکے ہیں اُنکے واسطے زیادہ مفید ہیں

قیمت ۴۰ گولی تین روپے (۳) ۲۰ گولی ایک روپیہ (عہ) زیادہ حالات کیواسطے فہرست طلب کریں ؂

ڈاکٹر ... دولت ... اوشدھالیہ ... لاہور

مہموں میں جوہر مردانگی و اعلیٰ مہارت فنون جنگی دکھا کر انگلستان کے فوجی سرکاری اور پبلک حلقوں میں ایسی غیر معمولی وقعت و ہر دلعزیزی حاصل کر لی تھی کہ لارڈ کچنر کے وزیر جنگ نے انکو منصب سپہ سالاری میں ڈیوک آف کیمبرج آنجہانی کی جانشینی کے لیے منتخب کیا تھا۔ اور تقرر کا حکم لکھا جا چکا تھا صرف دستخط ہونے باقی رہ گئے تھے کہ شب کو لارڈ روز بری کی وزارت ٹوٹ گئی اور لارڈ سالسبری نے حکومت پاتے ہی سب سے پہلا کام یہ کیا کہ جرنیل بُلر کے فرمان تقرر کو الماری میں بند کر کے جرنیل ولزلی کو کمانڈر انچیف بنایا۔ اس کے صدمہ کی کیفیت کوئی بُلر صاحب کے دل سے پوچھے۔ مگر گردش قسمت نے اسی پر اکتفا نہیں کی۔ بلکہ مہم ٹرانسوال کی سپہ سالاری میں بھی انکو لیڈی سمتھ کی مشہور تاربرقی کے متعلق بدنامی دلوائی جس پر وہ واپس طلب ہو کر الڈرشاٹ میں اوّل رسالہ بریگیڈ کی افسری پر مامور کیے گئے۔ لیکن تقدیر نے یہاں بھی نہ ٹکنے دیا۔ اور ایک جلسہ ضیافت کی صدارت میں اپنی نسبت اخبار ٹائمز کے بعض ناگوار بیانات کی پُر زور تردید کرتے ہوئے سرکاری منصب کی حد احتیاط سے تجاوز کرنے پر انہیں نصف تنخواہ کا وظیفہ دیدیا گیا۔ جس پر انگریزی سپاہ اور پبلک کو سخت ملال ہوا اور اخبارات و پارلیمنٹ میں مقبول اس کا چرچا رہا۔ لیکن جرنیل بُلر صاحب کی کچھ دادرسی ہوئی۔

البتہ اب لبرل پارٹی کے برسر حکومت آنے سے امید ہوتی ہے کہ شاید انکی کچھ اشک شوئی بھی ہو سکے جس پر تمام فوج کو خاص مسرت ہوگی۔ اور جرنیل موصوف کی عزت و وقعت از سر نو اپنے ہمچشموں میں بحال ہو جائے گی!!

تقسیم بنگال اور لارڈ منٹو بہادر

لارڈ منٹو بہادر نے انڈین ایسوسی ایشن کلکتہ کے ایڈریس کے جواب میں مجلس مذکور کی اغراض و مقاصد سے اتفاق کرنے اور بطور قائم مقام رعایا اس کے خیالات کو خاص وقعت دینے کے بعد فرمایا کہ وہ تقسیم بنگال کی کارروائی منسوخ یا ملتوی کیے یا کوئی اور تجویز قرار دیے جانے کے متعلق اہل بنگال کی اُمیدیں پوری کرنے میں قاصر ہیں کیونکہ اُنہیں ایک سابق فیصل شدہ پالیسی کو زیر عمل لانا ہے۔ اور وہ اس کی منسوخ کا اختیار نہیں رکھتے۔ لارڈ ممدوح نے اس امر کا بھی بڑے زور سے اظہار فرمایا کہ "داخلہ ہندوستان کے وقت سے جو کوششیں آپنے اس پالیسی کی تاریخ سے آگاہ ہونے کے لیے فرمائی ہیں وہ اُن نتائج کے استخراج میں مدد نہیں دیتیں۔ کہ تمام رعایائے بنگال اس بارہ میں انڈین ایسوسی ایشن کے خیالات سے متفق ہے۔ بلکہ مجھکو نزدیک تقسیم بنگال کے فوائد و نقصانات پر بخوبی غور کرنیگی ہے۔ اور اس کا عملدرآمد یقیناً تھوڑی مدت بعد عام خوشحالی و ترقی تجارت کو قیمتی مدد دیگا۔ ہز ایکسلنسی نے

مشرقی بنگال کے [illegible] حالات کے بارہ میں بڑے درجہ تک حکام کو معذور ٹھہرایا۔ اور ان کی ہمدردانہ ضرورت کو موقع کے مناسب قرار دیا۔ آخر میں آپنے بتایا کہ "میں سودیشی کا مخالف نہیں ہوں۔ مگر اس لفظ کے ناجائز استعمال پر مجھے اعتراض ہے۔ امید ہے کہ بنگالی اصحاب جدید وائسرائے کے اظہار خیالات سے قیمتی سبق حاصل کرینگے۔

جنرل الیکشن میں لبرلوں کی کامیابیاں

اگر لبرلوں نے اپنے زمانہ حکومت میں خالی ٹھیکنے رہنے کے [illegible] ہندوستان کو کوئی معتدبہ فائدہ نہیں پہنچایا اور انکے مقرر کیے ہوئے وائسرائے لارڈ ایلجن بہادر سفارشات و دیگر معاملات میں کنزرویٹو سے کبھی چار قدم آگے رہے۔ تاہم چونکہ لبرل پارٹی کے اصول مساوات حقوق و آزادی رعایا پر مشتمل ہیں۔ اور انہیں ہند کے مسلّمہ دلسوز دوسرے فریقوں سے زیادہ نظر آتے ہیں۔ اس لیے بہی خواہان فلاح و بہبود کی چند در چند خوشگوار توقعات اُن سے وابستہ ہیں۔ اور اُنکی جدید وزارت کے قیام پر ملک بھر میں جو خوشی منائی جا رہی ہے جنرل الیکشن کی تازہ تار برقیوں سے اور تقویت ہوگی۔ جو لبرل کامیابیوں کے ذکر سے لبریز پائی جاتی ہیں۔ اور ساعت فتح کی قوی اُمید دلاتی ہیں۔ اب تک مسٹر بالفور کے معاونین [illegible]

...کے پہلے ہی دن ... نہیں تھے اور خود مسٹر ہالفور جیسے زبردست مدبر کے انتخاب میں ناکام رہنے سے انہیں ماننا پڑا کہ لبرلوں نے پوری ہر دلعزیزی حاصل کر لی ہے۔ خدا کرے آئندہ کاروائی انتخاب کی رفتار بھی ایسی ہی رہے۔ اور لبرل مستقل وزارت پائیں۔

حیدر آباد کی نمائش

۱۰ جنوری کو حیدر آباد دکن کی زرعی و حرفتی نمائش کھلنے کا دن ہے جو حضور ولیعہد بہادر کی رونق افروزی تک برابر قائم رہے گی۔ اور حضور ممدوح کے قدوم فرخی لزوم سے مشرف ہوگی عجب نہیں کہ نمائش کے متعلق عطائے انعامات و اسناد کی رسم بھی ہز رائل ہائینس کے دست مبارک سے ادا ہو اور یادگار ورود مسعود کے طور پر اسے استقلال نصیب ہو جائے جو ریاست و رعایا کے لئے ہر طرح مفید کہا جائیگا۔ اور ترقی صنعت و زراعت میں بہتی مدد دیگا۔ ایک معزز انگریزی جریدے کے نامہ نگار کی تحریر سے معلوم ہے یہ نمائش بڑے وسیع پیمانہ پر قائم ہوئی ہے۔ اور اس میں مشتاقی سنگتراشی۔ ظروف گلی اور لکڑی کی نقاشی و دست کاری وغیرہ کے کاموں۔ نیز زردوزی۔ ریشم۔ قالین بافی۔ نقاشی وغیرہ کے تمام اعلیٰ نمونے فراہم کیے گئے ہیں۔ قدرتی پیداوار و سوا گیشا نہ میں کوئی چیز چھوٹ نہیں گئی ہے۔ زراعتی و دستکاری کے نمونے بہم پہنچانے سے غفلت کیگئی ہے۔ حیدر آباد کی جیلخانوں کے کام بھی دکھلائے گئے ہیں۔ اور ہر طرح نمائش ممالک نظام کے زرعی و صنعتی وسائل کا پورا قائم مقام بنایا گیا ہے۔ پبلک بھی اس سے بڑی دلچسپی لے رہی ہے۔ چنانچہ ہر روز متعدد سپیشل ٹرینیں صرف نمائش کی خاطر چھوڑی جاتی ہیں۔

مہاراجہ صاحب دربھنگہ نے ایک لاکھ روپیہ جو ۶۶۶۶ پونڈ کی برابر ہوتا ہے حضور پرنس آف ویلز کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کیا تھا۔ شہزادہ صاحب نے نذرانہ منظور فرما کر اس میں سے ۸۰ ہزار روپیہ (۱۰۰۰۰ پونڈ) تو کلکتہ میڈیکل کالج ہسپتال کو اور ۲۰ ہزار لیڈی ڈفرن فنڈ کو چندہ دیدیا۔ بہت خوب!

یہ دریافت کرنا بھی خوش ہونا کے لئے ہے جنہوں نے فوائد ہند کی خوشگوار امید ہی لبرل زیادہ وابستہ کر رکھی ہیں یہ موجب مسرت ہوگا کہ انگلینڈ کے مرکزوں میں لبرلوں کا خیر مقدم عموماً گرمجوشی سے کیا جاتا ہے۔ اور ریزیڈنٹ پارٹی ہی جسکی تائید سے پچھلی وزارت کو فتح و حکومت حاصل ہوئی تھی اور جسے بہت زیادہ رنگینی سے مسٹر بالفور و مسٹر چیمبرلین کی اپنی زندگی فراموش کر رکھی تھی ... وزارت کو ... کی موجودہ مخالفت ... وقت پیش آئی۔

عالم نسواں

ملکہ معظمہ کی کتاب۔ علیا حضرت ملکہ معظمہ انگلینڈ نے حال میں رحمدلی اور غربا پروری کا ایک تازہ ثبوت یہ دیا ہے کہ اپنے لندن کے بیکاروں کی امداد کے لیے ایک کتاب لکھ کر شائع کی ہے جس کا نام "دی کوئینس گیرولڈ" ہے یہ بڑے دن کی تقریب پر شائع کی گئی تھی۔ اس میں آپکی لکھی ہوئی نظمیں وغیرہ مضامین درج ہیں۔ اور اس کی قیمت اڑھائی شلنگ ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ چند روز میں اس کا دوسرا ایڈیشن چھاپنا پڑیگا۔ اور اسکا تمام منافع بے روزگاروں کے فنڈ میں جائیگا۔ ابھی چند روز پہلے حضور ملکہ کی دو ہزار پونڈ امداد ہفتہ میں چندہ دینے کی خبر درج ہو چکی ہے۔ اور آپکی اپیل پر شہنشاہ معظم نے بھی دو ہزار پونڈ عطا کیا ہے اور امرائے قوم نے بڑی بڑی رقوم دی ہیں۔ صرف لارڈ سٹرا تھکونا نے دس ہزار پونڈ دئیے ہیں۔ کاش ملکہ معظمہ جو اہل ہند کی بھی ملکہ ہیں یہاں بھی توجہ فرمائیں تو ہماری مشکلات کو بھی اسی رحمدلی سے حل کریں۔

کلکتہ میں پردہ پارٹی۔ گورنمنٹ ہوس کلکتہ میں ہز رائل ہائینس پرنسس آف ویلز صاحبہ سے ملاقات کرنے کے لیے جو پردہ نشین خاتونیں گئی تھیں۔ جب وہ ملاقات کے کمرہ میں بیٹھیں تو شہزادی صاحبہ تشریف لائیں۔ ایک سالورده بیگم نے چاول اور گھاس ... اور ... کر

شہزادی صاحبہ کا استقبال کیا۔ مہارانی صاحبہ کوچ بہار نے سب لیڈیوں کو پیش کیا۔ پھر شہزادی صاحبہ نے سب کو اس ملاقات کی یادگار میں ایک ایک چاندی کا تمغہ عطا کیا جسکی ایک طرف ایک ناریل کے درخت کی تصویر کے گرد یہ کندہ تھا "رائل ہائینس پرنس اور پرنسس آف ویلز کی تشریف آوری کلکتہ یونیورسٹی جنوری ۱۹۰۶ء کی یادگار رہیں"۔

زنانہ نارمل سکول محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے گذشتہ اجلاس کے موقع پر جب تعلیم نسوان سکشن میں شیخ محمد عبداللہ صاحب نے سال گذشتہ کے کام کی رپورٹ پڑھی تھی تو امیر ممتاز علی صاحب ایڈیٹر تہذیب نسوان لاہور نے چند اعتراض کئے تھے جن میں بڑا اعتراض یہ تھا کہ زنانہ نارمل سکول بجائے علیگڈھ کے لاہور میں ہونا چاہئے۔ اور انکے اعتراض کی وزنی دلیل یہ تھی کہ علیگڈھ کالج میں چونکہ سینکڑوں لڑکے پڑھتے ہیں اسلئے قریب جوان لڑکیوں کا سکول نہیں ہونا چاہئے۔ یہ اعتراض تو بجا ہے۔ اور اگر زنانہ نارمل سکول کا انتظام بجائے علیگڈھ کالج کے بہت فاصلہ پر یا شہر میں کسی جگہ بنایا جاتا تو لاہور میں زنانہ نارمل سکول کا قائم کرنا۔ اسمیں شک نہیں کہ یہاں بھی ضرورت ہے مگر اہل لاہور یا اہل پنجاب کو چاہئے کہ اپنے لئے خود انتظام کریں۔ مگر شیخ محمد عبداللہ صاحب کی محنت اور کوشش سے جمع کئے ہوئے روپیہ سے فائدہ اٹھانیکی ہمیں کوئی خواہش نہیں چاہئے۔

مشاغلِ علمی و ریویو

دربار و فرودگاہ مہاراجہ اس نام سے ایک موسوم رنجیت سنگھ والی پنجاب کی کتاب جناب خان محمد ذوالفقار علیخان صاحب (از خوانین مالیر کوٹلہ) نے آزبرن صاحب کی انگریزی تاریخ "کورٹ اینڈ کیمپ آف رنجیت سنگھ" سے برجستہ اردو میں ترجمہ کرکے بہت عمدہ چھپوائی ہے۔ کتاب میں مہاراجہ رنجیت سنگھ انکے وزیر فقیر عزیز الدین۔ راجہ شیر سنگھ اور سکھوں کے عہد کے سپاہیوں وغیرہ کی کئی تصویریں بھی ہیں جنہیں مترجم صاحب بتلاتے ہیں کہ اصل معتبر ہیں۔ آزبرن صاحب کے دیباچہ سے پہلے مترجم صاحب نے بھی ایک دیباچہ لکھا ہے جس کی طوائف الملوکی اور سکھوں کے عروج کی مختصر کیفیت بیان کر دی ہے۔ سلطنت مغلیہ کے آخری زمانہ میں جس وقت مختلف لوگوں نے ملک گیری کی دھن میں جد و جہد اور بعد و جہد کے کامیابی حاصل کی تھی انہیں مہاراجہ رنجیت سنگھ بھی ممتاز رہے تھے۔ یہ مہاراجہ صاحب گو تعلیم یافتہ نہ تھے مگر دانش خداداد اور ذہانت کی وجہ سے انکی زندگی بھر عروج و اقبال انکا ساتھ دیتا رہا۔ یورپین قواعد فوج کی اہمیت کو جلد تاڑ گئے۔ اور فرانسیسی اطالوی افسروں کی نگرانی میں ایک قواعددان فوج تیار کرلی۔ انگریزوں سے دوستی

وزیر اعظم [illegible] مہاراجہ رنجیت سنگھ کے انتقال کے بعد سکھوں کی سلطنت بہت جلد زوال آگیا۔ بہرحال جناب محمد ذوالفقار خان صاحب نے تاریخ پنجاب کی ایک بہت عمدہ کتاب کا ترجمہ کیا ہے۔۔۔ صفحہ قیمت عہ۔

تکذیب تصدیق قرآن اس نام سے ایک رسالہ مولوی محمد حضور الحسنین صاحب بی اے بدایونی نے جو مسٹر عبد الغفور خان صاحب ہسٹری ال کے رسالہ ترک اسلام کے جواب میں لکھا ہے۔ اسمیں تارک اسلام کے ہر ایک اعتراض کا بڑی عمدگی سے دفعیہ کیا گیا ہے۔ اس رسالہ میں ایک نئی بات یہ دکھلائی گئی ہے کہ اول حصہ میں مہابھارت وغیرہ کا فرضی ہونا ثابت کیا ہے اور آخر میں وید کے بعض قابل اعتراض مقامات درج کئے ہیں۔ صفحہ ۲۰۷ بہر حال یہ شائع کیا گیا ہے اور منشی محمد فضل الکریم وکیل سہسوانی ضلع بدایوں سے طلب کریں۔

تصویر پریسیڈنٹ نیشنل کانگریس ۔ [illegible] پریسیڈنٹ نیشنل کانگریس کی رنگین تصاویر [illegible] میں چھپی ہوئی ہیں جو بمبئی کی [illegible] ۱۹ء [illegible] کانگریس [illegible] سنہ ۱۸ء کی بنارس کی کانگریس کا [illegible] کیونکہ انمیں بعض کی تصویر [illegible] پریسیڈنٹ نہیں دئے ہیں۔ تصویر بہت عمدہ [illegible] قیمت

روح افزاء

یہ شربت چند مخصوص جڑی بوٹیوں سے تیار کیا گیا ہے۔ نامردی جریان سستی اور دلی کمزوری اور دماغ معدہ و جگر کا دشمن ہے۔ بالوں کو ہمیشہ سیاہ رکھتا ہے۔ چہرہ پر رونق جلد سُرخ کرتا ہے۔ پیر کو نوجوان اور نوجوان کو پہلوان بناتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ء

روح النساء ۔ حیض بقاعدہ کم یا زیادہ۔ درد یا جلدی تکلیف کو دور کرتا ہے یا اسقاط ہو جانے یا سیلان رحم یا لیکوریا ہو یا دل کمزوری اولاد پیدا نہ ہوتی ہو۔ پیٹ یا پاؤں پر سوزش وغیرہ عورتوں کی بیماری کیواسطے اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی ع

خضاب ۔ مثل تیل چنبیلی کے لگایا جاتا ہے۔ بالوں کو اصلی سا رنگ دیتا ہے اور ریشم جیسے نرم رکھتا ہے۔ جلد پر داغ نہیں دیتا۔ کئی مہینہ کا نسخہ قیمت عہ

بال اُڑانیکا تیل ۔ نازک سے نازک جگہ کے بال بغیر تکلیف دفعۃً دو منٹ میں دور ہو جاتے ہیں۔ جلد نرم رہتی ہے۔ ع

گلگونہ ۔ چہرہ کی جھریاں چھائیاں سیاہ داغ دھبے دور کرکے خوبصورت کندن سا بنا دیتا ہے۔ خوشبو ہی کا اندازہ ہے عہ

چند معزز قدر دان ۔ سرکنور مہاراجہ پٹیالہ سرکار مہاراجہ کپورتھلہ مہاراجہ جموں کشمیر جناب [illegible] جناب [illegible] صاحب [illegible] جناب [illegible] منگوا کر دیکھ سکتے ہیں۔

المشتہر حکیم [illegible] ہسپتال [illegible]

دنیا میں سب سے مقوی دوا

نامردی ضعف باہ سرعت رقت جریان کو دور کرنیوالی گولیاں کلب چیتی کی مرکب گولیاں ۳ء

امتحاناً ایک ہفتہ مفت

یہ گولیاں کیا ہیں گویا مصفے خون صالح کی تعداد جسم میں بڑھاتی ہیں۔ استعمال کے بعد جسم کو تر و تازہ اور فرحت محسوس ہوتا ہے۔ ایک ہفتہ کے استعمال سے دماغ اور جگر کو طاقت دیتی ہیں۔ قوت باہ کو بے حد بڑھاتی ہیں۔ [illegible] اسکی اصلاح کرکے نامردوں کو مرد بناتی ہیں۔ [illegible] جوانی کی طاقت کو بحال کرتی ہیں۔ [illegible] حافظہ اور ادراک کو بڑھاتی ہیں۔ ہر مزاج کے موافق ہیں۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ تمام ہندوستان میں کسی حکیم ڈاکٹر اور وید کو اپنی مجرب اور مفید دوا معلوم نہیں۔ اگر آپ کو ہماری طرح بیان کا یقین نہ آئے تو امتحان کرا دیں ایک ہفتہ کی خوراک مفت [illegible] کے دو چار آنہ کے ٹکٹ ارسال کریں۔ قیمت ۴۰ عدد گولیوں کی ایک ڈبیہ (۲) [illegible] ۱۰۰ عدد گولیوں کی [illegible]

المشتہر حکیم محمد عمر الدین صالح جگان حال مقیم فیروز آباد

ایک سو روپیہ ماہوار کی اسامی

ایک ہیڈ کلرک کی ضرورت ہے

جس کو شروع میں چالیس روپیہ سے ساٹھ روپیہ ماہوار تک حسب لیاقت تنخواہ دیجاویگی اور وہ ایک سو روپیہ ماہوار تک ترقی کا مستحق ہوگا۔ اعلیٰ تعلیمیافتہ اور اخباری اشتہاری کا تجربہ کار کو ترجیح دیجاویگی۔

المشتہر محمد شریف ایڈیٹر ڈاکٹر لاہور

تجارت شمس المشارق ۔ ہم ان معزز احباب کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں جنہوں نے میری کمپنی میں شریک ہونیکی خواہش کی [illegible] [illegible] مجبور ہوں البتہ ایک [illegible] جس میں [illegible] کشمیری [illegible] روپیہ [illegible] [illegible]

ای ایم عبدالحق [illegible] بنگلور [illegible]

حرفتی کانفرنس بنارس کے پریسیڈنٹ کی تقریر

مسٹر رومیش چندر دت سی آئی ای نامور کمشنر بنگال حال وزیر مال بڑودہ نے انڈسٹریل کانفرنس کے پہلے اجلاس منعقدہ بنارس میں بحیثیت صدر مجلس حسب ذیل ایڈریس دیا۔

آپنے جو مجھے پہلے اجلاس کانفرنس صنعت و حرفت متعلقہ نیشنل کانفرنس کا ممبر مجلس منتخب کر کے فخر بخشا ہے۔ اسپر میں آپکا شکر گذار و ممنون ہوں۔ چونکہ صنعت و حرفت کی توسیع کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ اسلئے یہ جماعت عظیم سال بسال نمایش صنعت و حرفت کا انعقاد کرتی رہی ہے ہر قسم کے صناع خواہ انگریز ہوں یا ہندوستانی اپنی اپنی بنائی ہوئی چیزیں ان نمایشوں میں بھیجتے رہے ہیں۔ اور گورنمنٹ ہند اور مختلف گورنمنٹیں دریادلی اور فیاضی کے ساتھ ان نمایشوں کو ترقی دینے میں ممد اور معاون رہی ہیں۔ اس سال آپ صاحبوں نے ایک اور نئی تجویز اختیار کی ہے۔ آپکو اس امر کی ضرورت محسوس ہوئی ہے کہ ہم ہر ایک قسم کی صنعت و حرفت کی نسبت جسکی جستجو ہو رہی ہے۔ رپورٹ تیار کریں۔ اس غرض سے انڈسٹریل کانفرنس کو نمایش کا ایک ضمیمہ قرار دیا گیا ہے۔ باقی امور میں کانفرنس اور نمایش کا مدعا و مقصد ایک ہی ہے یعنی ہند کی صنعت و حرفت کو ترقی دیجائے۔ آج ہم اس واسطے اکٹھے نہیں ہوئے کہ پولیٹیکل یا تمدنی مسایل پر بحث کریں۔ بلکہ یہ غرض ہے کہ صنعت و حرفت پر غور و بحث کریں۔ اور اس بارہ میں ہم جملہ مذہب و ملت کے کارکن آدمیوں ہندو یورپین مسلمان اور پارسیوں سے عملی تجویز اور عملی رائے طلب کرتے ہیں کیونکہ ایسے صاحبوں کو مختلف تجارت اور صنعت و حرفت سے واقفیت ہے۔

صاحبان! ہمارے ہند کی صنعت و حرفت کے متعلق دو رائیں اکثر ظاہر کیگئی ہیں جنکی بنیاد افراط پر ہے لیکن صداقت وسط میں ہے۔ میرے خیال میں دونوں رائیں غلط ہیں۔ ایک تو وہ رائے ہے جس سے مایوسی و ناامیدی پیدا ہوتی ہے۔ یعنی ہند کی صنعت و حرفت یورپ کی صنعت و حرفت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور ہندوستان شب و روز چاہ زوال میں غرق ہو رہا ہے۔ دوسری رائے جس سے امیدوار کا حوصلہ بڑھتا ہے یہ ہے کہ ہندوستان کی تجارت زیر سایہ برطانیہ روز افزوں ترقی کر رہی ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ ہندوستان کی درآمد اور برآمد کے نقشے اور اعداد ہندوستان کی دستکاری کی ترقی اور اہل ہند کی سرسبزی اور پوری اقبالمندی کی علامت میں پیش کیجاتے ہیں جس سے مایوسی پیدا ہوتی ہے۔ ہندوستان کی تجارت میں شایع ہوتی ہے۔ دوسری رائے جس سے بہت بڑھی ہے انگریزوں کی مجالس منعقدہ لنڈن سے سننے میں آتی ہے۔ انکے خیال میں قوم کی ترقی اور اقبالمندی لگتی ہے صاف بیجا معلوم ہوتی ہے۔ لیکن ان دونوں رایوں [illegible] صداقت حسب معمول وسط میں ہے۔ موجودہ حالت میں ہماری صنعت و حرفت قابل حسرت و افسوس ہے۔ لیکن اس سے رنجیدہ اور ناامید ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ سخت مقابلہ درپیش ہے۔ اگر ہم مردوں کی طرح انکا مقابلہ کریں تو ہماری بہتری ہمارے ہاتھ میں ہے بقول ڈاکٹر جانسن ہم شیخی کو دلمیں جگہ نہ دیں۔ اور اپنی عملی حالت کو انصاف کی نگاہ سے دیکھیں اور عقلی آدمی کی طرح میانہ روی سے کام لیں۔ ہماری دقتیں دو قسم کی ہیں۔ اولاً یہ کہ یقیناً ہماری صنعت و حرفت میں تنزل ہوا ہے اور ہمارا فرض ہے کہ اسے پھر بحال کریں۔

دوسرے یہ کہ ہم ایسی تمدنی حالت میں مقید ہیں کہ روئے زمین پر کوئی قوم ایسی حالت میں نہ ہوگی مختصر الفاظ میں ان دو دقتوں کا بیان یوں ہو سکتا ہے۔ پہلے یورپین سوداگران ہم پر سبقت اور فوقیت لے گئے ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ ایسی دوڑ دھوپ میں ہم پر ناجائز قیود لگی ہوئی ہیں (ہماری پہلی دقت) اس امر کی تفصیل بیان کرنا کہ کس طرح ہماری پرانی صنعت و حرفت میں تنزل ہوا ہے۔ سو میں نے اپنی مطبوعہ تصانیف میں اس مضمون پر بہت کچھ تحریر کیا ہے آج صرف اختصار کے ساتھ چند واقعات کا ذکر کرونگا گذشتہ صدیوں میں ہندوستان کے مال کی وقعت اور توقیر یورپ اور ایشیا کے بازاروں میں تھی۔ سوداگران عرب و پرتگال و تجاران انگریز و ولندیز ہندوستان کے مال اجناس کو دنیا کے دوسرے حصہ میں بذریعہ جہاز لے جاتے تھے ان دنوں کو ہندوستان کی صنعت و حرفت کو زوال پہنچانے کا کوئی خیال نہیں تھا بلکہ غیر ممالک کے سوداگروں کا فایدہ اسبات میں شامل تھا کہ ہند کی صنعت و حرفت کو ترقی اور فروغ دیا جائے کیونکہ ہندوستان کی اشیاء جسقدر نفیس اور افراط سے ہوتی تھیں اسیقدر سوداگروں کو منافع ہوتا تھا۔ لیکن جب انگلستان کو اٹھارہویں صدی کے وسط میں ہندوستان میں غلبہ و اقتدار حاصل ہو گیا تو اس حکمت عملی کو بدل دیا۔ انگریز خود صناع اور کاریگر تھے۔ اور ان دنوں یہ پالیسی رائج تھی کہ ممالک ماتحت کی صنعت و حرفت کو زوال پہنچا کر اپنے ملک کی صنعت و حرفت کو ترقی اور فروغ دیا جائے۔ بدقسمتی سے ہندوستان میں بھی اسی پالیسی پر عملدرآمد کیا گیا۔ اور تاریخ ہند میں پہلے پہل یہ واقعہ پیش آیا کہ ملکی صنعت و حرفت کو تجارت [illegible] کے دبا دیا گیا۔ ہندوستان کا مال جو یورپ جایا کرتا تھا اسپر بھاری محصول لگایا گیا۔ اور جو انگریزی مال و اسباب ہندوستان میں آتا تھا اسپر قلیل اور فرضی محصول قایم کیا گیا۔ اس پالیسی کی علت غائی یہ تھی کہ ہندوستان سے بعض اجناس خام بہم پہنچیں۔ اور انگلستان ان سے بکثرت سامان تیار کرے تاکہ ولایت کی صنعت و حرفت میں ترقی نمایاں ہو۔ جولاہے ریشم اور ایچ دلسن میں [illegible]

[illegible]

ہاتھ کا گھونٹ دیا۔ کیونکہ یکساں اور مساوی حالت میں مقابلہ نہیں کرسکتا تھا۔ اٹھارہویں صدی میں [illegible] میں جسقدر دستکاریاں موجود تھیں اُن سب [illegible] سب سے افضل اور وسیع تھی۔ لیکن انگلستان [illegible] نے اسکا بالکل قلع قمع کردیا۔ میں آج آپ صاحبان کے سامنے مفصل اور طول طویل نقشے پیش کرنے مناسب نہیں سمجھتا۔ گرچند اُن نقشوں سے حسرت پیدا ہوتی ہے جو ظاہر کرتے ہیں کہ اُنیسویں صدی کے ابتدائی بیس سال میں صنعت پارچہ بافی معدوم ہوگئی۔

سنہ [illegible]ء میں کلکتہ سے انگلستان میں جو پارچہ جات بھیجے گئے تھے۔ انکی مقدار چودہ ہزار گٹھے تھی [illegible] میں [illegible] گٹھوں سے کچھ اوپر تھی [illegible] میں [illegible] گٹھوں سے متجاوز تھی۔ لیکن [illegible] کے بعد [illegible] گٹھے بھی نہ تھے۔ یہی مال جو کلکتہ سے امریکہ بھیجا گیا [illegible] میں [illegible] گٹھے [illegible] گٹھے بھی نہ رہا۔ لیکن [illegible] تک [illegible] شمار کے [illegible] گٹھے جایا کرتے تھے۔ لیکن [illegible] کے بعد صرف [illegible] گٹھوں تک نوبت تھی۔ [illegible] میں پرتگال کو تقریبًا [illegible] گٹھے روانہ ہوتے تھے۔ لیکن [illegible] میں صرف ایک ہزار گٹھے رہ گئے۔ [illegible] اور [illegible] میں عرب اور ایران کے اندر چار ہزار اور ساڑھے آٹھ ہزار گٹھوں کی کھپت ہوتی تھی۔ لیکن [illegible] کے بعد صرف ۲ ہزار گٹھوں کی تعداد رہ گئی۔ حاصل کلام یہ کہ جو پارچات کلکتہ سے دیگر ممالک میں بھیجے جاتے تھے وہ درحقیقت اُنیسویں صدی کے پہلے پچیس سال کے اندر معدوم ہوگئی۔ یہی کیفیت ہندوستان کے دوسرے حصوں کی تجارت پارچہ کی ہے۔ جب ہندوستان کی برآمد پارچہ میں تنزل ہوا۔ اُس وقت سے یورپ کے پارچات ہندوستان میں بڑی کثرت سے آنے لگے۔ سنہ [illegible]ء میں جبکہ ملکہ معظمہ مرحومہ نے ہندوستان کے انتظام کی عنان اپنے ہاتھ میں لی۔ پارچات درآمدہ ہند کی قیمت تقریبًا [illegible] کروڑ روپیہ تھی۔ پارچات درآمدہ کی روز افزوں ترقی کو بطور خوشحالی و اقبالمندی پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن کیا ہند بھر میں کوئی عقلی آدمی ہے جو ان اعداد مذکورہ بالا سے ہندوستان کی وسیع حرفت کے تنزل کا پتہ نہ لگائیگا۔ پس اسی وجہ سے قوم کی دولت میں نقصان واقع ہوا ہے۔ میں اس امر کے متعلق زیادہ بیان کرنا مناسب نہیں سمجھتا ہوں۔ میری تقریر سے کافی طور پر واضح ہوتا ہے کہ کس طرح زمانہ گذشتہ میں ہماری صنعت وحرفت میں تنزل ہوا۔

اب میں دوسری قسم کی طرف متوجہ ہوکر بیان کرتا ہوں۔

صاحبان! ہم اپنے ملک کو صرف علم اشیاء کی زمین طرف دیکھ کر خوش نہیں ہوسکتے۔ میں ہرگز یقین نہیں رکھتا کہ ملک کی اقبالمندی صرف زراعت سے ہوسکتی ہے اور نہ ملک کی سرسبزی صرف صنعت وحرفت سے ہوسکتی

لوگوں کو کافی کام ملجائے۔ مجھے انگلستان کے ساتھ کچھ [illegible] حسد نہیں ہے۔ انگلستان نے فن زراعت کیطرف بالکل غفلت ظاہر کی ہے۔ اور اپنی خوراک میں وہ دیگر ممالک کا محتاج ہے۔ برعکس اس کے میں ہندوستان کی حالت کی تعریف نہیں کرسکتا۔ کیونکہ روزمرہ کی اشیاء مطلوبہ کے واسطے یہ دیگر ممالک کا دست نگر ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ہند کو ایسی ناگوار حالت سے بچائیں۔ لیکن پیشتر اسکو کہ کوئی عمل کارروائی کریں آؤ دریافت کریں کہ کیا کیا دقتیں ہمیں درپیش ہیں۔ پہلے تو یہ ضروری ہے کہ ہم ایک قدیم عادت کو جو گھر اور جھونپڑی میں بیٹھکر کام کاج کرنے کی ہے۔ ترک کریں۔ ہندوستان ہی ایسا ملک ہے جہاں صنعت وحرفت جھونپڑیوں میں ہوتی ہے۔ ہر ایک کاشتکار اپنے چھوٹے کھیت کی زراعت کرتا ہے۔ اپنا ہی معاملہ ادا کرتا ہے۔ اور اپنی جائداد اپنے لڑکوں کو بطور ترکہ دیتا ہے۔ ہر ایک غریب جولاہا اپنی بیوی اور بچوں کی مدد سے اپنا تانا بانا بنتا ہے۔ میں بھی جھونپڑی کی محنت کا مداح خوان ہوں۔ جو مزارعین اپنی اپنی زمین کی زراعت نسلًا بعد نسلًا کرتے چلے آئے ہیں۔ وہ اُن مزدوروں سے زیادہ معزز ہیں۔ جو زمینداروں کی اراضی پر مزدوری کرکے گذارہ کرتے ہیں۔ بیچارے جولاہے جو اپنے گھروں میں اپنی بیوی اور بچوں کے ساتھ کام کرتے ہیں اور زیادہ آرام سے اوقات بسر کرتے ہیں۔ اُن مزدوروں [illegible]

عورتوں کے مقابلہ میں زیادہ [illegible] گذارتے ہیں۔ جنکو پر اثر دھام اور بیر صنعت وحرفت کارخانوں میں مزدوری کرنی پڑتی ہے۔ آدمی کی شان اُس وقت ہیچ نظر آتی ہے جبکہ وہ اپنی جھونپڑی میں کام کرتا ہو لیکن جب وہ مشین پر کام کرتا ہے تو ایسے وقت اسکی آدمیت اور انسانیت نہیں دکھائی دیتی۔ مجھے انکا شائق کہ بڑے بڑے کارخانجات پارچہ میں ہزاروں لڑکوں اور لڑکیوں کو کام کرتے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ اور میں اپنے ملک کے بہت سے مزدوروں کو ایسے کارخانوں میں کام کرتے ہوئے دیکھنا پسند نہیں کرتا۔ اور جو اشخاص ان حالات و واقعات سے واقف ہیں۔ انکا قول ہے کہ ملک کی زندگی مضبوط و قوی جسم کی نشو و نما کے لئے نہایت موزوں ہے اور جب کوئی قوم زمینداری چھوڑ کر شہروں میں سکونت اختیار کرتی ہے۔ اُن کی جسمانی طاقت کم ہو جاتی ہے۔ بیشک ہمکو ایسی غلطی سے بچنا چاہئیے کہ تمام لوگ صرف موضعوں ہی میں رہیں۔ لیکن اتنا ضروری ہے کہ شہروں میں عظیم الشان کارخانے قائم کئے جاویں۔

اگر ہم اپنی صنعت وحرفت کو دوبارہ سرسبز اور محفوظ کرنا چاہیں۔ تو ہمیں جھونپڑیوں میں بیٹھکر کام کرنے کی پرانی عادت کو یکقلم ترک کردینا چاہئیے کمپنی قائم کریں۔ کارخانہ کی بنیاد ڈالیں اور متفق و متحد ہوکر کام کرنے کی تدابیر پر عمل کریں۔ لیکن کمپنیوں کے [illegible]

گلبن معرفت یعنی دیوان حافظ کی اردو شرح

یہ دیوان بھی ہر کا اول اصل شعر ہے اسکا بامحاورہ اردو ترجمہ مفصل شرح جابجا قرآن و حدیث بھی ہے۔ دیوان کو تمام لغات اور تصوف کو اصطلاحات سمجھنے سے بھی بیجکر ایسی آسان اردو میں حل کئے ہیں کہ مبتدی بھی سمجھ لے۔ قیمت ہر دو حصہ دو روپیہ (عدم)

شرح مثنوی مولانا روم۔ یہ شرح بھی بالکل شرح دیوان حافظ کی طرح ہے۔ مثنوی شریف کی کوئی شرح اردو میں ایسی اچھی نہیں سکتی کیونکہ اسمیں ہر قصیدہ کو مشکل مسائل کو بڑی خوبی سے حل کیا ہے۔ قیمت ہر سہ جلد تین روپیہ [illegible]

تفسیر غایۃ البرہان اردو۔ یہ تصنیف تفسیر اہل سنت کے عقیدہ کے مطابق حکیم مولوی صوفی سید محمد حسن صاحب مرحوم کی تالیف تین جلدوں میں پوری ہوئی ہے۔ گو اردو میں تفسیریں بھی ہیں لیکن یہ تفسیر بہت سی خوبیوں کے سبب بے نظیر ہے۔ ہر جلد کی ضخامت قریبًا ۷۰۰ صفحہ قیمت (صہ)

(المشتہر محمد اسمٰعیل علی مالک اخبار نجم باغ مراد آباد در لکھنؤ)

کرسی شاہی دانخدل و سطائیکر۔ [illegible] نقصانات سے اگر آپ پوری واقفیت حاصل کرنی ہو تو کتاب [illegible] اگر آپ صاحب اولاد ہیں۔ ماشاءاللہ اپنی شادی کرنیوالے ہیں تو اس کتاب کا ملاحظہ [illegible] نیز خانگی معاملات میں [illegible] ایک ایک شعر [illegible] کا کام دیگی [illegible]

موسمی تحفہ

حلوا گگڑ [illegible] خالص بکرو میدہ و توانا۔ عجیب بیشل [illegible] بنا دینے والا۔ قیمت علاوہ محصول [illegible] ایک روپیہ سیر

حلوا گگڑ [illegible] جسم کو فربہ بنانے میں [illegible] کچھ [illegible] قیمت [illegible] ایک عمدہ لذیذ [illegible] نیز بسکٹ [illegible] مسلمان [illegible] قیمت [illegible]

نہیں ہوتی۔

[illegible] موسم کے [illegible] پھولوں کے بیج [illegible] عمدہ [illegible] چاول [illegible] قسم کے پودے اور [illegible] کارخانہ [illegible] ملتی ہیں۔ نام اور قیمت دریافت کرنا ہو تو فہرست منگوا کر دیکھیں مفت ملتی ہے۔

المشتہر [illegible] کارخانہ [illegible] ایجنسی [illegible]

[illegible] کا [illegible]

سرمایہ کا جمع کرنا
میں پولیٹکل مضامین پر بحث کرنا پسند نہیں کرتا ہوں لیکن اس قدر بیان کر دینا لازمی ہے جسے ہر ایک شخص واقف ہوگا۔ کہ اس ملک کو دولت پیدا کرنے کے ذرائع اور وسائل دیگر اقبالمند ملکوں کی طرح میسر نہیں ہیں۔ انگلستان۔ امریکہ اور جاپان کے مقابلہ میں ہمارے ملک پر زیادہ بھاری محصول ہے۔ اور ہر ایک آئندہ بجٹ میں اکثر صوبوں میں محصول اراضی اضافہ کیا جاتا ہے۔ تمام سرکاری آمدنی ہندوستان میں خرچ نہیں ہوتی ہے ہر سال اس کا جزو کثیر انگلستان میں بمراد دیگر اغراض بھیجا جاتا ہے۔ ملک ہند کی اعلیٰ ترین اور مفید ترین آسامیاں ہم کو مل نہیں سکتی ہیں۔ یہ جملہ حالات ایسے سرمایہ جمع کرنے کی مانع ہیں جو بڑے بڑے کاموں کے لئے مطلوب ہیں۔ اور ہمارے ملک کے دولتمند لوگ دوسرے ملکوں کے دولتمندوں کے مقابلہ میں کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتے ہیں جس آدمی کے پاس ہمارے ملک میں پچاس ہزار روپے ہوں وہ دولتمند خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن جس آدمی کے پاس انگلستان میں اسقدر روپیہ ہو وہ دولتمند تصور نہیں کیا جاتا ہے۔ انجام ... مالی قوانین سے ہندوستان ... میں مشہور ... مالی قوانین ... ہے۔ اور ہمارے ملک کے لوگوں کا ... دخل نہیں ہے

آپ سب صاحبان کو یاد ہوگا کہ کس طرح جناب نواب گورنر جنرل لٹن صاحب بہادر کو مجبور ہو کر ایک ممبر کونسل کے صلاح و مشورہ اور رائے کے خلاف مستثنٰے سر جان سٹریچی اور ممبر صیغہ جنگ کے پارچات درآمدہ پر محصول درآمد موقوف کرنا پڑا اور نیز آپکو یاد ہوگا کہ جب محصول درآمد دوبارہ لگایا گیا تو کسطرح لارڈ موصوف کی گورنمنٹ کو لنکاشائر کے لوگوں کو خوش کرنے کے لئے ہندوستان کے کارخانوں کی اشیاء ساختہ پر محصول ایکسائز لگانے پر مجبور رہنا پڑا۔ میرے علم میں ابتدائی صنعت و حرفت کے فن میں ایسا محصول کا لگانا ایک نہایت ہی ضررسان اور غیر معقول مالی قانون ہے کیونکہ دیگر مہذب ملکوں میں ایسے قانون کی نظیر نہیں ہے۔ اور جو تحریرات اس بارہ میں پارلیمنٹ کی بلو بک میں درج ہوئی ہیں اور جنکی وجہ سے یہ مالی تجویزیں اور تبدیلیاں وقوع میں آئیں ہندوستان جیسی عظیم الشان سلطنت کے حق میں بہت ہی کسرشان ہیں۔

بس یہ دقتیں ہمارے در پیش ہیں پہلے تو ہم بہت ہی پیچھے رہگئے ہیں۔ اور ہمکو دوبارہ اپنی صنعت و حرفت کو بحال کرنا چاہئے اور دوسرا یہ ہے کہ ہمکو اس دوڑ میں ہیں یہ وسائل ہی میسر نہیں ہیں۔ یعنی ایک تو ہم زمانہ حال کی تعلیم صنعت و حرفت سے بے بہرہ ہیں دوسرا ہمارے یہاں کافی سرمایہ نہیں ہے۔ اور تیسرا ہمکو اپنی مالی قوانین پر کوئی اختیار اور دخل نہیں ہے۔ ان دقتوں کے بیان کرنے سے میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ تمہارے حوصلہ کو توڑ دیا جائے۔ لیکن اس سے یہ مقصد ہے کہ ہم ان دقتوں کا مقابلہ کرکے انکو مغلوب کریں۔ دنیا میں کوئی ملک ایسی دقتوں میں کامیاب نہیں ہو سکتا ہے۔ لیکن مجھکو اپنی قوم کی قابلیت اپنے صناعوں کے صبر و قناعت اور فن میں اور اپنی قوم کے جدید طریقوں کو اختیار کرنے کی لیاقت پر اور اس عجیب و غریب ملک کی تدبیر اور زرخیزی پر کامل یقین ہے۔ میں زندگی بھر اس عقیدہ کا قائل اور عامل رہا ہوں کہ تمام چیزیں اور واقعات بھلائی کے لئے ہیں۔ میرے خیال میں لڑائی کا ہونا اچھا ہے بہ نسبت اسکے کہ بالکل بیکار بیٹھے رہیں۔ لیکن صنعت و حرفت کی بابت میں میرا یقین واثق ہے کہ ہماری تقدیر میں لڑائی نہ ... ہوگی۔ مجھکو اپنے ان ہموطنوں سے اتفاق رائے نہیں ہے۔ جو مایوسی اور ناامیدی میں بیٹھکر چلا کر کہتے ہیں کہ اب کچھ نہیں ہو سکتا ہے۔ میدان جاتا رہا۔ ہم غریب ... تیس سال کی تواریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ سب کچھ ہمارے ہاتھ سے نہیں نکل گیا۔ بلکہ بہت کچھ فائدہ ہی ہوا ہے۔ ہماری صنعت و حرفت کی طرف نئی ... پیدا کیا ... رجوع ہوا ہے آپکو معلوم ہے۔ کہ ہمنے دخانی مشینیں بافندگی کی اختیار کرلی ہیں۔ اور بمبئی ناگپور اور احمد آباد میں کارخانے قائم کئے گئے ہیں اور یہ کارخانے سال بسال تعداد میں

اور کاروبار میں بڑھ رہے ہیں۔ اور قریب زمانہ میں ہندوستان کی زیادہ ضرورتیں انہی کارخانوں کے طفیل بہم پہنچ جائیں گی۔ دستی راچھ ابھی تک ہندوستان میں نے معدوم و نابود نہیں ہوئے ہیں۔ اور نہ ہی معدوم و نابود ہوں گے۔

یہ سب ترقیاں جو ہمارے شفیق اور خیر خواہوں مسٹر چیٹرٹن مسٹر چیل اور مسٹر ہیول نے اِن راچھوں میں کر دکھائی ہیں۔ دستی راچھہ دو گنا کام کرنے سے زیادہ کام کرتے ہیں۔ اور ہندوستان کے دیہات اور زمینداری قطعات میں اسکا مقابلہ نہیں ہو سکیگا۔ ریشمی پارچات آگے سے زیادہ بُنا جاتا ہے۔ اور ہندوستانی ریشم کی مانگ سال بسال بڑھ رہی ہے۔ بلند ہمت انگریزوں نے پنجاب اور شمالی ہند میں اونی پارچات کے کارخانے قایم کیے ہیں۔ ان صاحبوں کو میں ہندوستان کا محسن اور فیض رساں تسلیم کرتا ہوں۔ اور پارچات اونی جنکو آپ میں سے اکثر پہنے ہوئے ہیں اور جنکو میں نے بھی آج پہن رکھا ہے ہندوستان ہی میں تیار ہوئے ہیں۔ سن کی صنعت و حرفت بنگال میں بڑے زور سے بڑھ رہی ہے۔ اور تھوڑے عرصہ میں لوگ پارچات سن کو زیادہ پہنیں گے۔ دہات المرتیم کی صنعت و حرفت ایک عجیب حرفت ہے جسکی قدر ابھی قریب زمانہ میں ہونے والی ہے۔ ہمارے تانبے اور پیتل کے برتنوں کا استعمال بڑھ رہا ہے اور یورپ کے لوہے کے برتن انکو مات نہیں کر سکتے ہیں۔ انجام میں کوئلہ اور لوہا جو زمانہ موجودہ کے صنعت و حرفت کی روح رواں ہیں۔ سال بسال کانوں سے اُن کی پیداوار ترقی پذیر ہے۔ اڑیسہ میں لوہے کی جدید کانیں دریافت ہوئی ہیں جن سے لوہا باافراط دستیاب ہوگا۔ ہندوستان میں قوت برقی سے اشیاء کا تیار کرنا ایسے ہی ممکن ہے جیسے کہ دیگر ممالک میں ہے۔

رقوم مندرجہ ذیل سے ثابت ہوتا ہے کہ روئی اور اونی پارچات میں یک صد فی صدی اور پچاس فی صدی ترقی موجودہ سالوں میں ہوئی ہے۔

	۱۸۹۶-۹۷	۱۹۰۴-۰۵
پارچہ روئی پونڈ	۹۲و۹۳۳۱۰۰	۱۵۸و۷۶۷۲۰۰

	۱۸۹۴	۱۹۱۲
پارچہ اونی پونڈ	پونڈ	پونڈ
	۱۲و۶۵۷و۰۰۰	۲و۹۷۷و۰۰۰

صاحبان! یہ چند ایک مفاد ہم نے موجودہ سالوں میں حاصل کیے ہیں۔ اور ہر ملت و مذہب کے لوگوں۔ ہندو مسلمان۔ انگریز اور پارسیوں نے اسکی ترقی میں امداد دی ہے۔ میں دلیری سے کہ سکتا ہوں کہ ایشیا کے کسی ملک نے باستثنائے جاپان ایک نسل کی عمر میں ایسی صنعت و حرفت کی ترقی نہیں دکھائی ہے۔ اور باوجود قسم قسم کی روکاوٹوں اور دقتوں کے جو کامیابی کہ ہمکو صنعت و حرفت میں حاصل ہوئی ہے روئے زمین میں کسی ملک کو بھی نصیب نہیں ہوئی ہوگی۔

ہیں جو ہمارے ملک کی ترقی چاہتے ہیں یہ نہیں بھولنا چاہئیے تجارت اور زراعت کی ترقی پر منحصر ہے کہ ہم کسی طرح اِس صنعت و حرفت کی دوڑ میں زک نہ اٹھائیں۔ میں اُن صاحبوں کے بُشرے اور چہرے کو جو یہاں اِس ہال میں رونق افروز ہیں مضبوط ارادہ دیکھتا ہوں کہ ہم بفضل خدائے تعالیٰ اپنے ہاتھوں سے اپنی مخلصی اور نجات نکالیں گے۔ جن صاحبوں نے ہند کے سکولوں اور کالجوں میں تعلیم پائی ہے اور اُن اصحاب نے جنہوں نے کیمبرج اور آکسفورڈ کی یونیورسٹیوں میں تربیت پائی ہے وہ اِس کام میں ہم سے علمی صناعوں اور تجاروں کے ساتھ ملکر کاروبار کرتے ہیں اور آج تمام اقلیم ہند میں یہ خواہش عالمگیر ہو رہی ہے کہ ہم ہر ایک وسیلہ اور مناسب تدبیر سے اپنے وطن کی اشیا کو ترقی دیکر استعمال کریں گے اور اس سے کروڑہا اشخاص کو فائدہ پہنچائیں گے۔

صاحبان! میری توجہ ایک ایسے معاملہ کی طرف منعطف ہے جسکی بحث نے سخت غصہ اور جوش پیدا کر دیا ہے۔ میرا اشارہ سودیشی تحریک کی طرف ہے۔ اگر میں اِس مضمون کو نظر انداز کر دیتا تو اپنے فرائض کے پورا کرنے میں جو آپنے مجھے تفویض فرمایا ہے۔ قاصر رہتا۔ یہ تحریک اِس وقت ہر فرد بشر کے دلنشین ہے۔ بعض صاحبان بنگال میں اِس تحریک کے سرگروہ اور رہنما ہیں۔ اور میرا ذاتی تجربہ یہ ہے کہ گورنمنٹ عالیہ اور لوگوں کے سود و بہبود کی

[illegible] جس جبر و [illegible] نس [illegible]

ہمایت پر [illegible] کی روک تھام
کرنے والوں پر کچھ حرف نہیں آسکتا۔ ہم خود ایسی باتوں
کو قبیح اور مذموم جانتے ہیں بر خلاف اسکے اگر گورنمنٹ
گھبراہٹ میں پڑکر ان فسادوں کو فرو کرنے کے لیے غیر
معقول تدابیر عمل میں لائی ہے تو ہمکو ایسی تدبیروں پر
افسوس آتا ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ انکا وجود فساد اور
انکو فرو کرنے کی نامناسب تدبیریں سودیشی تحریک کا
اصلی جزو نہیں ہیں میری رائے میں اس سودیشی تحریک
کی اصلیت یہ ہے کہ ہر ایک مناسب طریقے سے اپنے وطن کی
صنعت و حرفت کو ترقی اور فروغ دیا جائے۔ اور ہندوستان
کے تمام لوگوں اور فرقوں میں تمام دیسی چیزوں کے
استعمال کو رونق دیجائے۔ صاحبان مجھکو تہ دل سے
اس تحریک کے ساتھ ہمدردی ہے اور میں حتی المقدور
اس تحریک میں آپکا معاون ہوں۔ صاحبان سودیشی
تحریک پر تمام روئے زمین کے قومیں عمل کر رہی ہیں یا
عمل کرنے کی خواہاں ہیں۔ مسٹر چیمبرلین بذریعہ تجویز تحفظ
تجارت اسی تحریک پر عمل کرنے کے خواہشمند ہیں۔ مسٹر
بالفور انتقام کی بنا پر اسے اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ فرانس
جرمنی ممالک متحدہ امریکہ اور برطانیہ کی تمام نوآبادیاں
بھاری بھاری محصول لگا کر دیسی تجارت کو رونق دے رہی
ہیں۔ ہمکو اپنے مالی قوانین پر کسی قسم کا دخل اور تصرف

حاصل نہیں۔ اور بیرونی اشیا کے مقابلہ میں اپنے ملک
اور وطن کی اشیاء کا استعمال کرنا ایک قابل تعریف بات ہے
اسلئے مجھکو اس تحریک میں کوئی گناہ اور نقصان
نظر نہیں آتا ہے۔ بلکہ یہ تدبیر مستحق تحسین اور نہایت مفید
ہے۔ اس تحریک سے ہماری صنعت و حرفت میں نمایاں
ترقی اور حوصلہ افزائی ہوگی۔ ہماری گورنمنٹ ہند بھی
ایسی ترقی کے واسطے بہت خواہش اور اشتیاق ظاہر
فرما رہی ہے۔ اس تحریک سے ہزار ہا جولاہے اور اہل
کاریگر اس نیم فاقہ کشی اور زندہ درگوری سے بچ جائینگے
جنمیں وہ رہتے ہیں۔ انکی دستی محنت اور دستی پارچہ اور
دوسری صنعتیں اور حرفتیں پھر بحال ہو جائیں گی۔ وہ خوفناک
قحط معدوم ہو جائیں گے جنکے انسداد کے لیے گورنمنٹ
عالیہ حتی المقدور کوشش کرتی رہی ہے۔ اس تحریک سے ہماری
صنعت و حرفت کو ایک جدید تقویت حاصل ہوگی جسکی [illegible]
کی اشد ضرورت ہے۔ اس تحریک کے طفیل سے روزمرہ استعمال
کی اشیاء ہند میں تیار ہو کر ہم پہنچ جائیں گی۔ حاصل کلام یہ ہے
اس تحریک سے ہماری صنعت و حرفت کو ایک عظیم قوت
ملیگی۔ ہندوستان کے باشندے اور گورنمنٹ مہربان دونوں
ہندی صنعت و حرفت کو فروغ چاہتی ہے۔ اور ہر پیشہ ور فرقہ
کی دولتمندی اور خوشحالی کے خواہشمند ہیں۔ بنا بریں مجھکو
یقین دلاتی ہے کہ سودیشی تحریک کو استقلال نصیب ہوگا
اور ہند کے ہر ایک صوبے اور ہر ایک گاؤں میں پھیل جائیگی

ہر ایک ضلع و شہر میں مجالس قائم ہونی چاہئیں [illegible]
یہ ہوگا کہ اس تحریک کو وسعت دیں۔ اور مستقل طور پر [illegible]
اس کے مطابق کارروائی کریں [illegible]
دیسی اشیاء کے استعمال کے لیے ہر ایک شہر اور ہر ایک
گاؤں میں مستعدی سے کوشش کریں۔ انکا یہ فرض [illegible]
کہ امن و سنجیدگی سے سال بسال اپنی [illegible]
اپنے نکتہ چینوں کی تضحیک و تمسخر کی کچھ پرواہ نہ کریں اپنے
مخالفین کے غصے کو برداشت کریں۔ عارضی و فوری [illegible]
سے بچنا چاہیے کیونکہ ایک بڑے انگریز مورخ کا قول ہے
کہ طاقت عارضی کوشش میں نہیں ہوتی ہے بلکہ [illegible] ثبات
میں ہوتی ہے کہ ہم اپنے مصیبتوں کے بوجھ کو مردانگی اور
استقلال سے برداشت کریں۔ چونکہ ہم کو ایک کام عظیم درپیش
ہے۔ اسلیے ہمکو یہ سمجھنا چاہیے کہ ہم اپنے اہل وطن کا کام
کر رہے ہیں۔ اگر ہمکو اس ذیشان امر میں کامیابی [illegible]
تو ہم دنیا کو ایک ایسی نظیر دکھائیں گے جسکی [illegible]
حال کی تاریخ میں مل نہیں سکتی۔ اور اگر ہمکو اس [illegible]
کوشش میں ناکامی ہوئی۔ اور اگر ہم اپنے بلند ارادوں
کو جنہیں اکثر سوچا سمجھا اور لوگوں پر ظاہر کیا [illegible]
لاکر دنیا کو نہ دکھا سکے تو ہم اسی ناگوار حالت [illegible]
سزاوار ہیں جو روزمرہ کے استعمال کی اشیاء کے [illegible]
دیگر ممالک کے اقوام کے دست نگر اور محتاج رہیں

(دیسی ریاستوں میں صنعت و حرفت کی ترقی)

اور اب صاحبان! میں اپنی تقریر کے آخر میں اُن دیسی ریاستوں کی نسبت ایک یا دو کلمات کہنا چاہتا ہوں جو کسی طرح مقابلہ انگریزی صوبوں کے پیچھے نہیں ہیں۔ آپکو معلوم ہوگا کہ ریاست میسور میں صنعت اور حرفت کو جدید طریقوں کے مطابق ترقی دینے کیلیے کیسی عظیم کوششیں ہو رہی ہیں۔ آپنے ریاست کشمیر کی روز افزوں حرفت ابریشم اور دیگر دیسی ریاستوں کے صنعت و حرفت کا حال سنا ہوگا۔ اور شاید آپ صاحبان نے اس ریاست کی نسبت بھی سنا ہوگا جسکی خدمات کا مجھکو اعزاز حاصل ہے۔

صاحبان! ریاست بڑودہ کے حکمران ہند کے نہایت ہی روشن ضمیر مہاراجوں میں سے ہیں۔ اور ریاست کی صنعت و حرفت کو شب و روز رونق اور ترقی دینے میں انکی توجہ بہت کچھ مصروف رہتی ہے۔ بیس سال سے کچھ زیادہ عرصہ گذرا ہے کہ ریاست بڑودہ کے لوگ مروڑی کے کارخانہ کی قدر و منزلت اور فائدوں سے واقف بھی نہ تھے۔ جبکہ مہاراجہ بڑودہ نے اپنی رعایا کی عملی تعلیم کیلیے ایک سرکاری کارخانہ کھولا۔ اب مروڑی کے کارخانوں کے فائدوں سے لوگ ایسے واقف اور قدردان ہوگئے ہیں کہ مہاراجہ صاحب موصوف نے شاہی کارخانے کو عام لوگوں کے ٹھیکہ کر دیا ہے۔ تاکہ انکو ایسے بڑے کاموں کا حوصلہ ہو۔ مہاراجہ صاحب ممدوح کو اپنی امیدوں میں پوری پوری کامیابی ہوئی ہے یعنی دیسی کارخانے کی کامیابی کے باعث جسکا ٹھیکہ تمام عام لوگوں کے ہاتھ میں ہے بہادر دولتمند لوگوں کو حوصلہ پیدا ہوا ہے۔ نئی نئی کمپنیاں قائم ہو رہی ہیں۔ نئے کارخانے جاری ہوتے ہیں۔ اور مجھکو امید قوی ہے کہ عنقریب ہم بڑودہ اور بڑودہ کے باہر کے لوگوں کی ضروریات بہم پہنچا سکیں گے۔

دستی پارچہ کو بھی بڑا فروغ ہونے والا ہے۔ مہا راجہ گائیکواڑ نے ایک پارچہ بافی کا مدرسہ بھی قائم کیا ہے۔ جس میں بہت سے طالبعلم اعلیٰ درجہ کے پارچوں کا استعمال سیکھ رہے ہیں۔ یہ اعلیٰ درجہ کے دستی پارچہ ابھی بنگال احمد نگر اور دوسری جگہوں سے لائے گئے ہیں۔ امید کیجاتی ہے کہ یہ طالبعلم جلدی اپنی تعلیم سے فارغ ہو نے کے بعد ان اچھے درجہ کے دستی پارچوں کو اپنے گاؤں اور کپڑا بننے کے تمام چھوٹے کارخانوں میں رواج دینگے۔

ہماری ریاست میں ایک صنعت و حرفت کا سکول بھی ہے جہیں تمام فرقوں کے بچوں کو مشین کے ذریعہ سے صنعت و حرفت سکھائی جاتی ہے۔ اس سکول کی شہرت ایسی دور دور پہنچگئی ہے کہ ممالک متوسط کی گورنمنٹ بھی اپنے صوبوں کے طالبعلموں کو بدیں غرض وظائف عطا کرتی ہے کہ ریاست بڑودہ جاکر صنعت و حرفت سیکھیں۔

ریاست بڑودہ کے ایک طالبعلم نے جسنے رنگ کے سکول میں تعلیم پائی تھی۔ ایک رنگسازی کا کارخانہ کھولا ہے۔ اس کارخانہ میں سے رنگے ہوئے کپڑوں کی جاپانی جھنڈے ... اور حقنہ سے جھنڈے بھیجے جاتے ہیں ... میں تعلیم پائی تھی بتیلیٹ کا کارخانہ قائم کیا ہے۔ میرے خیال میں یہاں کے تمام حصص ہند میں چھوٹے بچوں کو چھوٹے چھوٹے خوشنما اور خوشگوار بسکٹ بھیجے جائیں گے۔ ریاست بڑودہ کے ایک ذہین شخص نے یورپ میں تعلیم پائی ہے۔ بڑودہ کے تمباکو سے سگرٹ تیار کرنے میں بیحد کامیاب ہوگیا ہے۔ اور اب وہ دیا سلائیاں تیار کرنیکی کوشش میں ہے۔ مجھے امید ہے۔ میرا خیال ہے کہ دیسی سگرٹ سلگانے کیلیے بھی دیا سلائی کام دیگی۔ صاحبان! آپ میں سے جو صاحب نمائش کا ملاحظہ کر چکے ہیں۔ انہوں نے وہاں ریاست بڑودہ کی بڑی لیس کو بھی دیکھا ہوگا۔ جو لیس تیار کرتی ہیں۔ جسے ہندوستان کی عورتیں استعمال کرتی ہیں۔

ریاست بڑودہ کے طالبعلم یورپ۔ امریکہ اور جاپان میں مختلف قسم کی صنعت و حرفت سیکھنے کیلیے دربار کے خرچ سے بھیجے گئے ہیں۔ آخر میں تسلیم کرنا پڑیگا کہ جو سنجیدہ اور گوشہ نشین مدبر جو ریاست بڑودہ بر حکمران ہے۔ وہ ان سرگرم محبان وطن میں سے ہے جو ہندوستان کی صنعت و حرفت کی ترقی و فروغ کے واسطے روز و شب ہمہ تن ساعی و مستعد ہیں۔

حضور وائسرائے کی کونسل کا اجلاس ... کو ہونے والا تھا۔

آگرہ کا روضہ تاج محل

... عمارات اور ... دلکش اور ... تحفہ ... سوتی و ریشمی ... عالیشان ... اعلیٰ ... عمدہ ... بہت طرح کا ... آگرہ کی مشہور ... بادشاہوں کی ... ہر قسم کی ... اور ... مفصل فہرست ...

... کمپنی ... ایجنسی

چیمبرلین کی قولنج ہیضہ اور سہال کی دوائی

جو سہال قولنج پیچش و تشنج معدہ ہیضہ اور تمام اندرونی دردوں کے لیے نہایت سریع الاثر دوائی ہے مدراس کا ایک سربرآوردہ طبیب اسکی نسبت لکھتا ہے کہ امراض شکم معدہ اور درد میں سب دواؤں سے بہتر اس دوائی کو سمجھتا ہوں ہیضہ میں بھی اسکے استعمال سے بہت فائدہ ہوا۔ ہر قسم کے دستوں میں اس سے بہتر کوئی دوائی نہیں ملسکتی۔ اگر تمہارے معدہ میں کسی قسم کی شکایت ہو تو اس سے بالکل رفع ہو جائیگی ہیضہ کے حملہ کے وقت اسکا استعمال اگر فی الفور کیا جائے تو درد وغیرہ کم ہو جائیگا اور فوری مدد ملیگی اسکی ایک بوتل ہر مکان میں ضرور رہنی چاہیئے اسے آج خرید لو پھر اسکی بدولت جان بچ جائیگی قیمت چھوٹی شیشی ایک روپیہ بڑی شیشی ...
تمام دوائی فروشوں کے ہاں فروخت ہوتی ہے

CHAMBERLAIN'S
REMEDY.
PAIN IN THE STOMACH,
CHOLERA,
SMALL SIZE.

یہ تصویر اصل سے چھوٹی ہے

چیمبرلین کی کھانسی کی دوائی

چیمبرلین کی ہیضہ ... اور قولنج کی دوائی

چیمبرلین کی دردوں کی دوائی

چیمبرلین کی دوائیاں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں

...رمین کی خبریں
ہندوستان

...سندھ میں ۵ سے ۱۰ فروری تک گھوڑوں ...ہوگی۔

...اجازت جناب ڈائرکٹر صاحب سررشتہ ...سے ... اسکول گوٹ ... تمام کا ایک ہواری ...

...یڈٹ کو رکار رسالہ ۱۱ جنوری کو کلکتہ ...روانہ ہوا۔

...ریاست میسور کے جیلخانوں میں غالیچہ بافی کا ...ثابت ہوا ہے۔

...گورنمنٹ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ میڈیکل اسکول ...پاس شدہ طالبعلموں کو سرکاری میڈیکل ...پاس شدہ طالبعلموں کی طرح نوکریاں ...

...میں ملازمان پولیس کے لیے ٹرائننگ ...کی گئی ہے۔

...گذشتہ دسمبر میں میسور کی طلائی کانوں سے ...برآمد ہوا۔

...راجہ علی محمد خاں بہادر والی محمود آباد ...الدین۔ مولوی سید اشرف علی۔ مسٹر محمد ...مرزا حبیب حسین صاحبان الہ آباد یونیورسٹی ...ہوئے۔ اور جناب راجہ صاحب بلرام پور ...کے لائف فیلو بنائے گئے۔

...آئندہ تین سال تک توسیع ریلوے کے لیے ...کروڑ روپیہ خرچ کیا جایا کریگا۔

...میں امسال موتیوں کی پیداوار خاطر خواہ ...میں سے صرف تین موتیوں کی قیمت کا اندازہ ...کیا جاتا ہے۔

...صاحب در بھنگہ کی انگوٹھی ایک ستارہ نے ...ہزار روپیہ کو فروخت کی معلوم ہونے ...ہوا۔

...ریاست میسور میں تجویز کیجا رہی ہے کہ جیلخانہ ... کے خیمے قائم کیے جائیں۔

...مدراس میں ... ڈولی ... رمیتا ... صاحب کی ...میں بطور یادگار تیار کرائی گئی ہیں۔

...ماہ حال کو ... کلکتہ سے روانہ ...

...ہندوستان میں گرم پانی سے ... کے علاج ...کیجائیگی۔

...گذشتہ ... الارض کے متعلق کلکتہ ...

...کسان خواہش ہے کہ آئندہ موسم بہار میں حضور ولیعہد آگرہ دہلی اور پشاور کا دورہ فرمائیں۔

—۱۰ جنوری کو گورنر صاحب مدراس نے گورنمنٹ ہوس میں تمام پادری صاحبان کو ضیافت دی۔

—بنگال میں موٹر گاڑیوں کی جو دوڑ ہونیوالی تھی اب وہ ملتوی کر دیگئی ہے۔

—حیدرآباد دکن کی نمایش صنعت و حرفت کا افتتاح ۲۴ جنوری کو ہوگا۔ نمایش ایک ماہ تک رہیگی۔

—مدراس میں ریلوے کے ایک ملازم کو صرف اس بنا پر صرف جرمانہ یا دو ماہ قید سخت کی سزا دی گئی کہ اُسنے قتل عمد کی جھوٹی اطلاع دی تھی۔

—ہفتہ گذشتہ میں تمام ہندوستان کے اندر ۴۲۴۰ ... ونیاں ہوئیں۔ خاص تعداد حسب ذیل تھی۔ صوبجات متحدہ ۲۴۸۷۔ بنگال ۱۰۷۳۔ صوبہ بمبئی ۵۰۲۔ پنجاب ۵۷۳۔ ممالک متوسط ۲۲۴۔ برہما ۱۱۳۔

—دار جلنگ کے تاجران چاء نے تاشی لامہ کو اپنے کارخانوں کی چاء کے نمونے نذر کیے۔

—کلکتہ میں گورہ پلٹن نے جنگی کھیل دکھائے۔ تماشہ دیکھنے کے لیے خفیف ٹکٹ لگایا گیا تھا۔

—کاشتکاران برار کو جوار کے ساتھ بیلے تمو ... کا پانی استعمال کرنے میں کامیابی ہوئی ہے۔ درخت کو کیڑا نہیں لگا۔

—گورنمنٹ بنگال ترقی زراعت کے لیے ایک علیحدہ ڈائرکٹر مقرر کرنا چاہتی ہے۔ نیز بنگال میں ایک زراعتی کالج قایم کیے جانیکی بھی تجویز ہے۔ اسٹاف میں بہت سے ہندوستانی ہوں گے۔

—کلکتہ ہائیکورٹ میں مسٹر بیلو نے صاحب نے ہند پر ایک لاکھ ۲ ہزار ہرجانہ کا دعویٰ کیا ہے۔ کیونکہ انکا لائسنس بکاری چھین لیا گیا تھا۔

—برہما بنک نے پچھلے سال ۵ فیصدی منافع اپنے حصہ داروں میں تقسیم کیا۔

—لکھنؤ کے مشہور رئیس حافظ محمد علی صاحب نے انتقال فرمایا۔ مرحوم کے اظہار رنج کے لیے تین روز تک مدرسہ طبیہ بند رہا۔

—دربار دہلی کی نہایت خوبصورت اور صحیح تصویر تیار ہو گئی ہے۔

—لارڈ کرزن کے ... فنڈ میں اب تک ... روپیہ ملے ہیں۔ ... اور بھی آئیں۔

—مدراس ... ایک ہندوستانی ... علم طبقات الارض ... کی کان تلاش کی ہے۔

—کلکتہ میں ... سخت ... ہے۔

—... میں ... ڈاکٹر ...

—گذشتہ ... ہیں ... جرم ... بدمعاش ... ہیں۔

—انڈین ایسوسی ایشن محمڈن لٹریری سوسائٹی اور مارواڑی ایسوسی ایشن کلکتہ نے حضور ولیعہد کو جُدا جُدا ایڈریس دیئے جنکا حضور موصوف نے شکریہ ادا فرمایا۔

—منصوری کی انجمن فنون لطیفہ نے ستمبر آئندہ کی نمایش کا پروگرام شایع کر دیا ہے۔ نمایش میں نمونے بھیجنے والوں کو اس سے بہت آسانی ہوگی۔

—سرکاری حکام اور مزارعین چلہ کی رائے ہے کہ ۱۹۰۱ء کا قانون مزدوری منسوخ کر دیا جائے۔ اس سے آسام میں قلیوں کے بھیجنے کی ضرورت نہ رہے گی۔

—جمعہ گذشتہ کی صبح کو ہز اکسیلنسی وایسرائے نے مہاراجہ صاحب گدھور سے ملاقات کی۔

—بنگال کے جدید صوبہ کا گورنمنٹ ہند سے پراونشل معاہدہ ہو رہا ہے جسکا نفاذ یکم اپریل سے ہوگا۔

—اس امر کی سخت شکایت سنی جاتی ہے کہ مجسٹریٹ چھاؤنی بریلی نے چھاؤنی کے بازار میں سور کا گوشت فروخت ہونے کی اجازت دیدی ہے۔

—راجہ صاحب سکم کلکتہ سے بنارس کو روانہ ہوئے۔

—مدراس میں آبپاشی کے تالاب کھودنے کا کام بہت جلد شروع ہونے والا ہے۔

—جدید صوبہ بنگال کے لفٹنٹ گورنر آجکل دورہ کر رہے ہیں۔

سودیشی

—لاہور میں مستقل طور سے سودیشی کا کام شروع ہونے والا ہے۔ ابتک حضور ولیعہد کی تشریف آوری اور کانگرس وغیرہ کے باعث کام خاطر خواہ شروع نہ ہوا تھا۔

—نمایش حیدرآباد دکن میں ... پتھر مٹی لکڑی ہاتھی دانت سینگ اور چمڑے کی دیسی ساخت کی چیزیں نمایاں کیجائینگی۔ قالین بافی کے اعلیٰ نمونے بھی موجود ہونگے۔

—۱۱ جنوری کی شام کو ٹانگیل میں نواب صاحب کے مکان پر بابو نبارن چندر اور بابو سوہندر ناتھ کے ساتھ اظہار ہمدردی کرنے کے لیے جلسہ ہوا۔ بابو ہیم چندر گھوش ... تھے۔ بابو ستیندر چندر نے ایک انگریزی نظم ... پر اپنے خیالات ظاہر فرمائے۔

—۶ ماہ حال کی شب کو ... سودیشی بانڈ کی کوشش سے جلسہ منعقد ہوا۔ اور سودیشی تحریک کے متعلق ہمارا فرض کے عنوان پر تقریریں بھی ہوئیں۔

عالم ہنود

—ٹھاکر ... صاحب رئیس ... ضلع ... نے انتقال کیا۔

—... بہادر گوکل چند ... گنگا ...

—... ... ...

—— آنریبل رائے بہادر سری رام صاحب لکھنوی کی اہلیہ نے انتقال کیا۔

—— مہاراجہ صاحب ٹراونکور مرض چیچک میں مبتلا ہیں اور اس وجہ سے مدراس نہ جا سکیں۔

—— آریہ سماج امرتسر کالج پارٹی کا سالانہ جلسہ [illegible] [illegible] ہوتا ہے۔

—— [illegible] کانگرس میں شامل ہونے والوں [illegible] اور [illegible] ہو سے اور روہیلکھنڈ کماؤں ریلوے [illegible] کی [illegible] کر دی ہے۔

پنجاب و سرحد

—— ملتان میں سالانہ کرکٹ ٹورنامنٹ اوائل ماہ آئندہ سے شروع ہو گا۔

—— باشندگان سیالکوٹ نے وہاں اضافہ محصول چنگی کی سخت مخالفت کی ہے۔

—— مہندر کالج پٹیالہ میں ٹمپرنس سوسائٹی کا عظیم الشان جلسہ ہوا۔

—— گذشتہ طوفان برف باری میں چکراتا میں کم و بیش تین فیٹ تک برف پڑی۔

—— فرنٹیر و نائیٹڈ سروس کلب کی بیڈیوں نے حال ہی جلسہ رقص و سرود منعقد کیا۔

—— ہاء ہائینس کی اہلیہ دیوان ٹیک چند نے شفر [illegible] تشریف آوری میم صاحبہ بینارڈ ہندو و مسلمان شریف عورتوں کو لدھیانہ میں پردہ پارٹی دی۔

—— مسٹر بیری براؤن کے سفر میں کسی نے ۳۰ روپیہ کے نوٹ چرا لئے۔ پولیس سرگرم تحقیقات ہے۔ مسٹر موصوف خلیج فارس کے سفر کو جا رہے ہیں۔

—— گذشتہ ہفتہ میں شملہ میں عظیم الشان آتش زدگی واقع ہوئی جس سے ۱۰ لاکھ روپیہ کے قریب نقصان ہوا۔

—— سردار صاحب والی چھچھرولی عنقریب بااختیار ہونے والے ہیں۔

—— کونسل آف ریجنسی پٹیالہ نے تعلیم نسواں کو ترقی دینی چاہی ہے چنانچہ کئی مدرسے عورتوں کی تعلیم کے لئے کھولے گئے ہیں۔ پردہ دار عورتوں کے لئے انکے گھروں پر تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔

—— [illegible] ڈاکٹر [illegible] مسلمانوں میں [illegible] کو [illegible] دین پر بیگم [illegible]

—— [illegible] آریہ سماج کالج پارٹی کا سالانہ جلسہ ہو گا۔

—— مرزا محمد شفیع تعلیم یافتہ جاپان [illegible] جاپان میں دورہ کر رہے ہیں۔ مرزا موصوف اپریل آئندہ میں جاپان جانے والے ہیں۔

—— افغانستان اور نواح چترال میں آجکل سخت سردی پڑ رہی ہے۔

—— صوبہ سرحدی میں سیر و شکار کے [illegible] [illegible]

—— عبد العزیز خاں وکاری جو عرصہ دراز سے پشاور میں پناہ گزین تھے۔ اب کابل میں واپس بلا کر امیر صاحب نے کونسل کا ممبر بار ری مقرر کیا ہے۔ اور انکے اعزا و اقارب کو وکاری میں رہنے کی اجازت دیدی ہے۔

—— لدھیانہ میں چیچک کی شکایت سنی جاتی ہے وہاں ملکہ معظمہ متوفیہ کا یادگاری بت عنقریب مکمل ہونے والا ہے۔

—— سرحد کے مشہور ڈاکو جعفر کے ساتھیوں نے دلیخان ٹھیکیدار پشاور کی ہلاکت کے لئے خلعت اور انعام مقرر کیا ہے۔ انہوں نے دلیخاں کو بھی مطلع کر دیا ہے۔ دلیخاں کے پاس کام کرنے والے مزدور پریشان ہو رہے ہیں کہ مبادا کہیں اس کے بجائے انکی خبر نہ لیجائے۔

—— چیف کمشنر پشاور کو نامنٹ کے خطاب ملنے پر وہاں کے لوگ مبارکباد کا جلسہ کرنے والے تھے۔

—— راولپنڈی میں افواہ ہے کہ حضور والیسرائے وہاں تشریف لیجائیں۔ اگر ایسا ہوا تو امید ہے کہ جنگی قواعد کا انتظام بھی کیا جائے۔

شاہی سیاحت

—— حضور شاہزادہ ویلز بہادر کی تشریف آوری کے متعلق مدراس میں خوب تیاریاں کی گئی ہیں اس تقریب کے لئے دوسری چھاؤنیوں سے بہت سی فوجیں طلب کی گئی ہیں۔

—— شہزادہ ویلز بہادر نے کلکتہ سے روانہ ہونے کے وقت حضور وائسرائے اور لاٹ صاحب صوبہ بنگال کو دو نقرئی جام اور ممبران اسٹاف کو سوغاتیں بطور تحفہ یادگار دی ہیں۔

—— ایوان تجارت بنگال نے مسٹر ولش پارنس کو اپنا اعزازی ممبر منتخب کیا ہے۔

—— حضور شاہزادہ ویلز بہادر کی سیاحت ہند کا پہلا حصہ کلکتہ میں ختم ہوا۔ اس حصہ میں حضور ممدوح نے بمبئی ملاقات اودے پور۔ جے پور۔ بیکانیر۔ لاہور۔ راولپنڈی پشاور۔ جموں۔ امرتسر۔ دہلی۔ آگرہ۔ گوالیار۔ لکھنؤ وغیرہ وغیرہ ملاحظہ فرمائے۔

—— کلکتہ میں حضور شہزادہ ویلز بہادر کی تشریف آوری نہایت کامیاب ثابت ہوئی۔ اور عام طور پر وہاں انکا خیر مقدم کیا گیا۔

—— مسلمانان علیگڈھ میں حضور شہزادہ کی یادگار میں سائنس سکول قائم کرینگے۔ ہزہائینس آغا خاں اسکے محرک ہیں۔

—— ریاست جموں میں حضور شاہزادہ ویلز نے کئی انگریزی اور دیسی افسروں کو تمغہ مرحمت فرمائے۔

—— رنگون میں جہاں لیڈ روشنی کا نظارہ دیکھکر حضور شاہزادہ صاحب نہایت محظوظ ہوئے۔ ساندھ نے کے راستہ میں جابجا فوج کھڑی ہوئی تھی اسٹیشن پر مولانا [illegible] [illegible]

[illegible] سے شاہی سواری فوراً گورنمنٹ ہاؤس کو روانہ ہوئی۔

—— رنگون میں ہمیشہ سے زیادہ سردی تھی [illegible] ویلز نے بمبئی برما ٹریڈنگ کا پو ریشن کے ہاتھیوں کو کام کرتے دیکھا۔ اسکے علاوہ اور بھی دیکھے۔ لیکن سب سے عجیب منظر پہاڑی لوگوں کا تھا جو ہاؤس کے احاطہ میں صف بستہ کھڑے تھے [illegible] شان ریاستوں کے تمام مقامات سے آئے تھے [illegible] تھیں۔ جو اپنی وضع قطع کے رسمی لباس میں [illegible] تھیں۔ شام کو رائل لیکس پر خوب روشنی [illegible] شاہزادہ صاحب بوٹ کلب کے مہمان تھے۔ وہاں [illegible] ہاتھ ملنے کے بعد اسٹیشن کو روانہ ہو گئے۔

(ممالک غیر)

برلن کا ایک تار جو اخبار سائنٹیفک جاپانی [illegible] سے مطلع کرتا ہے کہ اب روس اور آسٹریا ہنگری [illegible] مقامات پر امن ہے۔

—— سیام میں حال میں پہلی مردم شماری ہوئی [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ کل سلطنت سیام کی آبادی [illegible]

—— لارڈ منٹو کے بھائی مسٹر [illegible] ایلیٹ شمالی [illegible] لنکاشائر کے نئے پارلیمنٹ کی یونینسٹ امیدوار تھے [illegible]

—— آخر دسمبر میں پیرس میں ۲۳ آدمی [illegible] جو فوج کے اندر باغیانہ اور مفسدانہ خیالات [illegible] گیت گاتے پھرتے تھے۔ انکے گیتوں کا مضمون [illegible] جب تمہیں اپنے ہمسایہ ہمائیوں پر فیر کرنے کا حکم [illegible] اپنی رائفلیں ان لوگوں پر خالی کرو جنہوں نے تم کو حکم دیا ہے۔

—— اخبار کوریا ڈیلی نیوز ناقل ہے کہ جب روسی قیدی وطن کو روانہ ہوتے ہیں تو جاپانی فوجی حکام سوغاتیں دیتے ہیں۔ بقول اخبار مذکور روسی قیدیوں کی کل تعداد ۱۰۳۳۱ تھی جنمیں سے ۱۳۳۶ افسر [illegible] بغیر جاپان پہنچے آزاد کر دیئے گئے تھے۔ ۱۲۹۵ [illegible] مر گئے۔ یہ سب علاوہ ۳۴۰ ہوتے ہیں۔

—— ہز ایکسلنسی گورنر جنرل صاحب نے حکم جاری کیا کہ سوڈان میں قدیم چیزوں میں سے خواہ وہ کسی کی ہوں جو کچھ نکلے گی اسپر گورنمنٹ قبضہ کرے گی [illegible] اور وہ سوڈان کی ہو یا کہیں [illegible] سے پیشتر آئی [illegible]

—— لندن سے ایک نیا روزانہ اخبار شائع ہونے لگا ہے۔

—— مراکو کانفرنس کا اجلاس ۱۶ جنوری کو شروع [illegible] اخبارات خوشگوار امیدیں لگا رہے ہیں۔

—— ڈاکٹر کوکلین کا دعویٰ ہے کہ اس نے پلیگ [illegible] دریافت کیا ہے۔ وہ ایک قسم کا سفوف ہے اور [illegible] عرق سے زیادہ عمدہ اور تاثیر بخش ہے تھوڑی سی [illegible] تیار [illegible] [illegible] الاٹنوں سے [illegible]

خبریں

راجپوتانہ و جودھ پور:۔ جاڑہ آجکل زیادہ پڑتا ہے برسات ہوتی ہے مگر بارش ابتک نہیں ہوئی جس کی سخت ضرورت ہے۔ غلہ دن بدن گراں ہو رہا ہے۔ باجرہ [illegible] گندم [illegible] جوار [illegible] نخود [illegible] اناج بکتا ہے۔ پانی کی قلت روز بروز ہوتی جاتی ہے۔

پالن پور:۔ نواب صاحب کے ولیعہد کی شادی بجہ گھلاب میاں کے فرزند کی جودھ پور اور کشن گڈھ وغیرہ ریاستوں کے [illegible] میں خوب دھوم دھام ہو رہی ہے۔

بیکانیر:۔ پچھلے ہفتے میں بتقریب تشریف آوری شاہزادہ صاحب بہادر کے چند ناخواندہ مہمان اڈیٹران اخبارات اردو کے نام سے یہاں نازل ہو گئے تھے۔ اور کچھ نہیں تو [illegible] ایک دو روز کی رسد لگی انہوں نے اسی کو غنیمت سمجھا۔

کوٹہ:۔ یہاں کے دیوان رائے بہادر چوبے رگھناتھ [illegible] کو گورنمنٹ سے بتقریب ابتدائے سال نو دیوان بہادر کا خطاب ملا ہے۔ خوشی ہو رہی ہے۔

الور:۔ دیوان بالمکنداس جو رخصت پر بھیجے گئے تھے ممبر کونسل ہو گئے۔ انکی جگہ جو صاحبزادہ حمید الظفر خاں جودھ پور سے آئے ہیں۔ مستقل دیوان ہو جائیں گے۔

بھرت پور:۔ مسٹر بل بیگ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کی خبر عنقریب اپنے عہدہ سے علیحدہ ہو جانے کی ہے۔ ابھی تو ولایت سے تشریف لائے ہیں۔ نہ معلوم کیا وجہ علیحدگی کی۔

ٹونک:۔ ایک جدید مطبع منظوری نواب صاحب بہادر جاری ہوا ہے جس میں اردو و فارسی کی کتابیں طبع ہونگی۔ مہتمم کا ارادہ پہلے تزک بابری کا ترجمہ چھاپنے کا ہے۔

سروہی:۔ یہاں ایک [illegible] راناکت سمت [illegible] کا نکلا ہے جس میں بہت سا تاریخی حال ہے۔

دہلی:۔ الحمد للہ تعالیٰ دہلی کے آدمی عملی کاروائی کی طرف بہت مشغول ہو گئے ہیں۔ سوکر کمپنی۔ کارخانہ مشین بنیئنگ وغیرہ جاری ہو گئے ہیں۔ بسکٹ دہلی پر کپڑے کی ڈیمانڈ اور ضروریہ سامان بہت آ گیا ہے۔ انجمن ترقی صنعت و حرفت ہندوستان کے کارکن اور سید ذوالفقار حسین صاحب منشی فاضل لیکچر اور عملی کاروائی سے اشاعت فرما رہے ہیں۔

جے پور:۔ تواریخی پنڈت ودیہ دیال جی حاکم عدالت دیوانی حاکم فوجداری اور منشی گوبند سرن جی خوب عہدوں پر بحال ہوئے۔ موہن سنگھ جی [illegible] مقرر ہوئے۔ موہن سنگھ جی علیحدہ کر دیئے گئے۔ سبب [illegible] کا ہے۔ بسلسلے برخاست [illegible] خلعت [illegible] جی اپنا تمام مال و سامان نیلام کر کے آگرہ چلے گئے۔

بابو سنار چندر سین ممبر کونسل کلکتہ سے ابھی واپس نہیں آئے۔

آنریبل نواب محمد فیاض علیخاں صاحب بہادر ممبر کونسل کانفرنس علیگڈھ کالج میں تشریف لے گئے تھے۔ ابھی تک واپس نہیں آئے۔

جے پور کرکٹ ٹیم آگرہ [illegible] بھرت پور [illegible] شکست کھا گئی ہے۔

خواجہ مستان شاہ صاحب نظامی:۔ [illegible] تیسرے عرس کا جلسہ دہلی میں بڑی خیر و خوبی [illegible] کے ساتھ منعقد ہوا۔ خواجہ صاحب [illegible] مرحوم علی چشتی نظامی [illegible] عمارت تعمیر کرائی ہے جو اس سال کے عرس میں [illegible] شوکت کی افزائی کا باعث ہوئی۔ [illegible] تمام شہر [illegible]

کیا یہ غلط ہے

ہر جا چشمۂ بود شیریں
مردم و مرغ و مور گرد آیند

اگر نہیں تو پھر آپ ہر بات بے نظیر ہے جس کی پُر اثر شہرت نے
روز افزوں عالم کو حیرت میں ڈال دیا ہے اب کیوں نہ خود
بوعدہ دعوے ہے کہ دنیا میں اس سے بڑھکر طاقت بخشنے
دل رگ پٹھوں کو مضبوط کرنے والی صرف یہی ہے جس میں خالص خون
کی کافی مقدار پیدا کرنے والی پارس اور کمزوروں کے اعجاز
مسیحائی کا کام دینے والی نامردی ضعف جریان سرعت کے
لیے اس کی کوئی دوائی نہیں تمام دماغی کمزوریوں سے نجات کا کام بھی
کرتا ازحد مفید ہی ہے اور طاعون کو علاوہ روکتی ہے وہ لوگ جن کی
غلط کاریوں یا کم سنی کی شادی وغیرہ سے اپنی طاقت کو کھو بیٹھے ہیں
اور اس وقت جبکہ انسان شرمندگی کو مرنے پر ترجیح دیتا ہے یہی اکسیر
ہے۔ فاسفورس و دو میانہ یا دیگر کتابی نسخوں پر اپنا روپیہ
ضائع نہ کرو۔ درخواست کے وقت عمر مزاج سابقہ بیماری
کا حال ضرور لکھیں قیمت بکس خورد جو ایک ماہ کے لیے ہو
مع۔ بکس کلاں جو ۳ ماہ کے لیے کافی ہے
حبوب حافظ صحت۔ اگر آپ کا کھانا ہضم نہیں ہوتا تو زندگی
سے کیا فائدہ؟ یہ گولیاں صرف معدہ کو تقویت دیتی ہیں بلکہ
درستی ہضم دافع قراقر نفخ شکم و ماندگی اعضاء قیمت فی ڈبیہ
زیادہ مقدار کے خریداروں سے خاص رعایت ہر ایک
پوسٹ کارڈ یا ٹکٹ آنے پر فہرست مفت

المشتہر محمد عبد العزیز قریشی اینڈ برادرز کی حکیمیہ وزیر آباد پنجاب

عطر حنا کمپنی

یہ اب بڑے بڑے عطر ساز دنیا مانی کہ عطر حنا اب اپنے آپ بہترین
ہر موسم کی [illegible] نیز دماغ کو تیز کرنے والی خوشبو ہے اس
کمپنی نے نایاب تجربہ حاصل کرنے کی وجہ سے تھوڑے ہی عرصہ میں
ترقی حاصل کی۔ عطر حنا کا نرخ فی تولہ [illegible]
[illegible]

عطر ہیر جینا یہ عطر ہی ہمارے کارخانہ کا ایجاد ہے فی تولہ
[illegible] علاوہ اور تمام عطر و جڑی ہر قسم اور ہر رنگ کے کثرت سے تیار رہتے ہیں
عطر گلاب [illegible]
عطر کیوڑہ [illegible]
[illegible] ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱
[illegible] ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱
[illegible] ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱
[illegible] ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱
[illegible] ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱
[illegible] ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱
عطر موتیا [illegible]
[illegible]

محصول ڈاک بذمہ خریدار

تازہ شہادت

جناب حکیم صاحب السلام علیکم بعد واضح ہو کہ میں نے جو روغن طلا
وغیرہ دوا نسخہ نامردی آپ سے منگوایا تھا اس نے مجھکو
بہت فائدہ کیا اور میں آپ کا تہ دل سے مشکور ہوں
بیشک آپ سچے اور ایماندار حکیم ہیں ورنہ عام حکیم جوگی لالچی
اور دغا باز ہوتے ہیں دستخط برکت علی صاحب گوجرانوالہ
حبوب اعجاز خورشیدہ ۲۳ گولی عہ ۔ ۸ ۴ ۴ گولی للعہ
روغن طلائی فی شیشی عہ ۳/۴
حکیم نیاز احمد صدیقی نومنڈی ہوشیار خاں برلب [illegible] گوجرانوالہ

عطر اور تیل کا کارخانہ

بینی پرشاد رام لال کارخانہ داران شہر قنوج

ہمارے کارخانہ سے ہندوستان کے تمام بیوپاری بخوبی
واقف ہیں مگر عام شائقین میں سے اکثر جن صاحبوں
نے ہمارے کارخانہ سے کبھی عطر و تیل وغیرہ نہ منگوایا ہو وہ
ایک بار منگوا کر ضرور دوسری جگہ کے اس سے مقابلہ کریں
کارخانہ کی پوری فہرست طلب کرنے پر روانہ ہوتی ہے۔
المشتہر بینی پرشاد رام لال کارخانہ داران
شہر قنوج ضلع فرخ آباد

ایک دفعہ چاولی لگانے سے برابر آٹھ روز تک چمکیلا چکنا
دال [illegible] جیسی [illegible] رنگ [illegible] قیمت [illegible]
(ملنے کا پتہ) او ایم مریری ایجنٹ کمپنی آگرہ

قیمت امرت جدید حکیم لیبارٹری ایجنسی پانی پت ضلع کرنال
سے [illegible] نیل کشمیرہ [illegible] کارخانہ کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
ہیں المشتہر منیجر لیبارٹری ایجنسی پانی پت ضلع کرنال

ضرورت ہے

مڈل سکول [illegible] وسط ہند کے لیے ایک انگریزی دان
مولوی کی بشاہرہ [illegible] ماہوار ایک اسسٹنٹ ماسٹر
کی جو انگریزی اور فارسی میں اچھی لیاقت رکھتا ہو
بشاہرہ [illegible] ماہوار ضرورت ہے [illegible]
ملنے والا ہے۔ درخواستیں معہ اسناد پاس انسپکٹر آف محکمہ
تعلیم ریاست [illegible] وسط ہند بھیجی جاویں۔

نوٹس برائے فروخت مکان

ایک مکان (کوٹھی) Pirrunmount [illegible]
واقعہ برلب سڑک [illegible] لاہور برائے فروخت ہے جو صاحب
خریدنا چاہیں وہ اس شخص سے جو مکان (کوٹھی) [illegible]
خط و کتابت [illegible]

[illegible] جیب کا

ترکال درشی آئینہ

مہربان صاحبو! بیدار ہو اور ایک نقل کے ذریعے
معلوم فرماؤ تھوڑی قیمت میں ماضی حال و مستقبل کی حقیقت
جاننے کیواسطے اس سے بہتر کوئی دوسری تدبیر نہیں
سابق کے رشی و منی ماضی حال و مستقبل کی حقیقت
کرنے کو جو طریقہ ایجاد کیے تھے وہ نایاب ہو جانے کے
کے سبب چھپے ہوئے تھے اب اس دنیا میں اس سے ہر خاص و عام
فائدہ اُٹھائیے اس غرض سے ظہور لایا ہوں [illegible]
شخص کیا کرتا ہے اس کی حالت کس طرح کی ہے فلاں کام ہوگا یا
نہیں فلاں بات کا نتیجہ کیا نکلیگا۔ ولایت پردیشی جاترہ
کی گھوڑ دوڑ [illegible] دوستوں اور رشتہ داروں و
لڑائیاں وغیرہ کی حقیقت دریافت کرنے میں و دیگر
سوالات کے حل کرنے میں یہ آئینہ ازحد مفید ہے
ایک دفعہ خرید کرنے کے بعد دوبارہ خرید کرنے کی
ضرورت نہیں بشرطیکہ باحفاظت رکھا جاوے
صدہا سرٹیفکیٹ علما و فضلا کی طرف سے ملے ہیں
قیمت صرف ؏ روپیہ محصول ڈاک معہ پیکنگ کتاب
طریق استعمال آئینہ مذکور سات انچہ لمبا اور پانچ
انچہ چوڑا سادہ کانچ کا ہے۔

تاکید:- آئینہ مذکور بعد پسند خاطر نہ ہو گا
تو آئینہ ملنے سے ۲۴ گھنٹہ کے اندر واپس کرنے
ملنے کے بعد ؏ واپس کیا جاویگا تمام خط و کتابت
دیوناگری - انگریزی بہ پتہ ذیل ہو گا ضلع
اور نام صاف لکھنا چاہیے

آشا بھائی واگھجی بھائی پٹیل مقام کرمسد
تعلقہ آنند ضلع کھیرا پرنت ملک گجرات

Asha Bhai Waghaji Bhai
Pataiel Karamsaid Taluqa
Anand Dist. Khera Prant
Gujarat

ہارمونیم — اگر ضرورت ہو دیکھ لیں بہت سے نامور لوگوں کی شہادتیں موجود ہیں جنہوں نے ہمارے باجوں کا عمدہ ہونا اور ہمارے مرتب کردہ کتب سے ہارمونیم ستار وغیرہ اور ہارمونیم درست کرنا بلا مدد استاد سیکھ لیا ہے۔

المشتہر ۔ ۔ ۔ استاد میوزک سکول لاہور

ایک روپیہ کا مال مفت

رسالہ عجائب و غرائب یعنی جادو کا بھید بار دوم چھپکر رہا ہے جس میں تاش کی بہت عمدہ کھیلیں حیران کرنے والے شعبدے مختلف پیشوں کے متعلق ترکیبیں اور چیدہ چیدہ لطائف درج ہیں۔ مختصر دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے قیمت صرف ۔ جنکی درخواستیں خریداری ۱۵ فروری تک ہم کو وصول ہونگی انکی خدمتیں ساتھ ہی جادو کا تماشہ قیمتی و دیگر کاغذ کی دو قیمتی رسالے مفت نذر ہوگی بعد میں یہ رعایت نہ ہوگی

المشتہر محمد حنیف ۔ ۔ ۔ ضلع گورداسپور پنجاب

ضرورت ہے

شیعہ مولوی کی جس شخص نے کالج یا سکول میں تعلیم پائی ہو اسکو ترجیح دیجائیگی۔ تنخواہ ۔ ماہوار درخواست نقل اسناد بخدمت پرنسپل صاحب سندھ مدرسۃ الاسلام کراچی کے بھیجنی چاہیے۔

کشمیر سے

لوئیاں اور پٹیاں آگئی ہیں!

ولایت سے کشمیرے بانات فلالین وغیرہ وغیرہ آگئے ہیں اور دیگر مال ہر قسم ریشمی سوتی اونی وغیرہ مختلف ولایتوں سے آگیا ہے

ملنے کا پتہ

رامداس مہرہ بزاز لاہور بزاز ہٹہ

ریاست پٹیالہ کے نامی رئیس

سید رحمت علیشاہ صاحب مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۰۵ء کو ہمارے ایک شیشی کے حیرت انگیز خضاب کی نسبت یوں تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کا ایک شیشی کا خضاب نہایت عمدہ ہے۔ ایک شیشی اور روانہ فرما دیں۔ مجکو بہت پسند ہے زیادہ ۔ ۔ ۔ اور کارخانہ کی فہرست بھی روانہ کر دیں۔ فقط

یہ صرف ایک شیشی کا حیرت انگیز

خضاب ہے جو اتنا کام دیتا ہے سفید بالوں کو بالکل قدرتی سیاہ رنگ دیتا ہے اور رنگ بھی پختہ ۔ ہمیشہ ۔ ۔ ۔ دن کے بعد لگانے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ معمولی تیل کی طرح سفید بالوں کو لگایا جاتا ہے ۔ بالوں کو ملائم چمکدار بناتا ہے جلد پر داغ دھبہ قائم نہیں رہتا ۔ ایک شیشی مدتوں چلی جاتی ہے قیمت بہت کم یعنی فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

اگر یہ خضاب ایک شیشی کا نہ ہو

تو ہم دوگنی قیمت واپس کرنے کے علاوہ ۔ ۔ ۔ دینے کو تیار ہیں۔ غرضیکہ سیاہ رنگت دیتا اور وہ بھی پختہ ہو یہ خضاب اپنی نظیر آپ ہے

المشتہر

حکیم فخر الدین مالک شفاخانہ فخر الملک امرتسر

معجون موصلی بڑا

اس کی تعریف ایک معتبر مستند پرانی کتاب میں اس طرح لکھی ہے :-

"موصلی پاک کے کھانے سے بدہضمی گولا ذیابیطس جریان لیکوریا دمہ کھانسی پھوڑا پھنسی تپ دق یرقان انیمیا رقت سرعت ۔ ۔ ۔ کثرت ضعف بصارت ہر قسم کے اخلاط کی امراض نامردی عورتوں کی امراض متعلقہ حیض امراض چھاتی نسواں احتباس بول اتھری اپھارا کمزوری بلغمی وغیرہ امراض دور ہوتی ہیں رنگ و روغن نکھر آتا ہے جوانی میں ہی سفید بال سیاہ ہو جاتے ہیں عورتوں مردوں کی تمام امراض متعلقہ دور ہو کر کے قابل اولاد بناتا ہے۔ اس کے برابر ویریہ (منی) کو بڑھانے والی

"دنیا میں کوئی اور چیز نہیں ہے"

ہمارے تجربہ میں جریان سرعت رقت وغیرہ کے واسطے از حد مفید ثابت ہو رہی ہے جس نے اسکا ایک سال استعمال کیا ہمیشہ تندرست رہا اور جوانی کی سی طاقت حسب خواہش پیدا ہوتی ہے بلغمی تمام امراض معدوم ہو جاتی ہیں منی کو گاڑھا کرنے اور بڑھانے والی اس کے برابر دوسری چیز بہت کم ملیگی قیمت فی سیر ۔ ۔ ۔

ملنے کا پتہ ۔ ۔ ۔ مالک ۔ ۔ ۔

اشتہار

قلیل میعاد کیلئے امانتیں

پنجاب نیشنل بینک لمیٹڈ اور اسکی شاخیں
تین مہینے کیلئے چھ فیصدی سالانہ سود پر امانتیں
جمع کرتی ہے۔ اس اشتہار پر نہایت تھوڑے
دنوں تک عملدرآمد ہوگا۔

[illegible] دکان

ترکی ٹوپیاں جو بنے اعلیٰ
دھوبی کی بانات رنگ لال عہ
فیشن کی شگافی ہر سائز
جنکے چمڑا لگا ہو قیمت بغیر
چمڑا نہایت ارزاں ۱۲ اور عہ
مکمل۔ [illegible] چمڑا دار عہ [illegible] بغیر پھندنا۔
[illegible] خود بخود جامت نکلتے جاو قیمت [illegible]
لاہور کی [illegible] نہایت عمدہ [illegible]
[illegible] درجہ دوم [illegible] درجہ سوم ۱۲
[illegible] اعلیٰ عہ ۱۲
[illegible]
جراب سوتی [illegible] جوڑہ [illegible] جوڑہ تک
جراب اونی [illegible] جوڑہ سے [illegible]
جیبی سگرٹ [illegible] خود بخود سگرٹ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] جنرل [illegible] انارکلی لاہور

کیا مفت بھی نہ لیجیے گا

[illegible] کی غلط کاریوں نوجوانی کی بے احتیاطیوں کے باعث
کمزور شدہ لوگ اگر فائدہ اٹھانا چاہیں تو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] بلرام [illegible] لکھنؤ

سامان کرکٹ

کرکٹ [illegible]
[illegible]
[illegible]
درجہ اوسط [illegible]
گیند [illegible]
[illegible]
[illegible] بوٹ [illegible]
[illegible]
فیصدی کم
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
فٹ بال [illegible]
[illegible]
[illegible]
قیمت [illegible]
[illegible]
[illegible] ٹورنامنٹ [illegible] سیالکوٹ

تعجب انگیز خضاب

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بال اڑانے کے تیل کا نسخہ

[illegible]
[illegible]
ہر ایک شخص کے نام ارسال ہو سکتا ہے

سرمہ شاہی

[illegible]
[illegible]
[illegible] قیمت [illegible]

حسن افزا

[illegible]
[illegible]
دوائی سوزاک قیمت (عہ) - دوائی آتشک (عہ)

بطور نمونہ چند تازہ سند

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جادو وہ جو سر پہ چڑھ کر بولے

ملک جرمنی میں ایسے بہت کارخانے ہیں جنمیں کپڑا
وغیرہ سینے کی مشینیں بنائی جاتی ہیں لیکن تاہم
جرمنی کے لوگ اپنے استعمال کے لئے امریکن مشینیں
امریکہ سے منگاتے ہیں جرمنی کی مشینیں جو بمقابلہ نصف
قیمت پر پیش کیجاتی ہیں خریدنے سے انکار کرتے ہیں

اس کی وجہ کیا ہے

کہ جرمنی [illegible] کہ سنگر کمپنی کی مشینیں
جرمنی کی مشینوں سے بدرجہا اعلیٰ ہوتی ہیں ہندوستان
میں اگر غریب دستی جرمنی کی بنائی ہوئی مشینوں
کی بیرونی [illegible] فائدہ [illegible] کی لالچ میں
اگر روپیہ برباد کریں تو

محض انکی نادانی ہے

جرمنی [illegible] سنگر کا مقابلہ ہرگز نہیں کر سکتی مشینیں
صرف خوشنما ہی بنائی جاتی ہیں لیکن سنگر کی مشینیں
اچھی طرح کام دینے کیلئے بنائی جاتی ہیں پس ہر شخص
مستری کا فرض ہے کہ خرید کرتے وقت خوب سمجھ
کر [illegible]

سنگر کمپنی

کا نام لکھا ہوا ہے

دی سنگر مینوفیکچرنگ کمپنی کمرشل
[illegible]

نصف یا چوتھائی قیمت ادویات فروخت کرنیوالے اشتہاری طبیب

…اور بھی آمدنی کا ذریعہ رکھتے ہیں؟ یہ سوال ہے جو ایک دقیقہ رس دماغ اور
…کار نکتہ کا نتیجہ ہے۔ پھر اس سوال کے حل کرنے کے لئے اگر زمانہ کے ایک ایک
…نظر ڈالی جائے تو کیا جواب مل سکتا ہے۔ اب تو ہر عاقل بول اٹھے گا کہ نہیں

ایسے اشخاص

…سوائے طبابت کے اور کوئی وسیلہ نہیں رکھتے۔ دلائل بدیہی ہیں اظہار
…ضرورت نہیں [illegible]

رعائتی اعلان

…ادویات کی قیمت میں تخفیف کا جو اشتہار دیا جاتا ہے۔ اس وعدے کے ایفا کرنے میں
…لوگ نقصان گوارا کرتے ہیں۔ یا واقعی ان کو پبلک کے فائدے کے لئے
…ان اٹھانا [illegible] ہے۔ اس کا جواب بھی ایک تجربہ کار یہی دے گا۔ کہ نہیں

کوئی پرائی آگ میں

…نہیں گرتا۔ کوئی دوسروں کے فائدے کے لئے خسارہ نہیں اٹھاتا۔
…ہمدردی کا اظہار آج کل زبانی جمع خرچ ہے۔ پھر ان اشتہاروں میں

کیا بھید ہے

…شک عام طور پر پبلک اس بھید سے واقف نہیں ہو سکتی۔ ہاں
…ہوشمند اس دام تزویر میں نہیں پھنس سکتا۔ سمجھئے ان امور کا

انکشاف

…دیتے ہیں۔ سنئے! یہ تجارت کا ایک ڈھنگ ہے۔ جب دیکھا کہ
…دکان میں کساد بازاری اور فرمائشوں کی کمی نظر آئی۔ تو یہ چل دے کر
…پبلک کو پھسلایا

[illegible]

…فرض کیجئے۔ چار روپیہ قیمت کی دوائی وہ دو روپیہ یا ایک روپیہ میں
…فروخت کی جاتی ہے۔ تو ظاہری بات ہے۔ کہ نقصان ہوا اس
…قیمت میں بھی نہیں۔ پھر اس سے پہلے سال سال جب یہی دوا
…روپے کو فروخت [illegible] ہے۔ تو کیا یہ دوائیں روپے سے نہایت

بے رحمی کے ساتھ نہیں وصول کئے گئے؟

(۲) موجودہ حالت میں جب (فرض کرو) کوئی دوائی چار روپے والی ایک روپے کو فروخت کی جا رہی ہے۔ تو کیا یہ شک پیدا نہیں ہو سکتا۔ کہ آیا اس دوائی میں وہی چار روپے والی دوائی کے اجزا ہیں؟ اور اگر وہی اجزا ہیں۔ اور ان اجزا کو شامل کرکے ایک روپے میں بھی دوائی فروخت کی جاتی ہے۔ تو قبل ازیں ایک روپے کے بجائے چار روپے وصول کرنا صریح دھوکا ہے۔ اور اگر وہ اجزا شامل نہیں ہیں۔ تو بھی علی الاعلان ایک فریب سے کام لیا جا رہا ہے اگر آپ ذرا بھی غور و فکر سے کام لیں گے تو ہرگز ہرگز

استعمال ان ادویات کا

جائز نہیں رکھیں گے۔ اور ان کے استعمال سے اپنی زندگی کو خطرہ میں نہ ڈالیں گے۔ اور مندرجہ بالا وجوہات پر نظر کرتے ہوئے اپنے

جان و مال کو نقصان نہیں پہنچائیں گے

رعائتی اعلان دینے والے

حضرات! مہربانی فرما کر اس مسئلہ کو حل کریں اور ہمیں سمجھا دیں۔ کہ آیا مذکورہ بالا ہر دو صورتوں میں جعل پایا جاتا ہے یا نہیں؟

بعض بعض احباب ہم سے وقتاً فوقتاً زبانی و تحریری فرمائش کرتے رہتے ہیں کہ قیمتوں میں تخفیف ہونی چاہیے۔ لیکن یہاں تو پہلے ہی دوائی کی اصلی قیمت پر اکتفا کیا گیا ہے۔ اس میں تخفیف کرکے یہ نقصان ہم کس کے گھر سے پورا کریں۔ شفاخانہ کی آمدنی شفاخانہ ہی میں صرف کر دی جاتی ہے۔ اس سے زیادہ ہم ہمدردی نہیں کر سکتے۔ ہاں چونکہ شفاخانہ کے اخراجات بفضلہ اب بہت بڑھ گئے ہیں۔ لہذا ارادہ ہے کہ

۲/ فی روپیہ

ہر ایک دوائی کی قیمت میں اضافہ کیا جائے اس عجیب اصول سے آپ حیران ہونگے لیکن ہم کیا کریں [illegible] میں لینا چاہیے [illegible] دوائی جلب کو
موجودہ [illegible] بھی قیمت [illegible] سمجھئے

المشتہر زبدۃ الحکما حکیم ڈاکٹر غلام نبی ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت موچی دروازہ لاہور

[illegible] سے ہر ایک قسم کی انگریزی و یونانی دوائی دستیاب ہو سکتی ہے

مرزا صاحب ہیں نوجوان

مگر نہیں معلوم کہ کوئی کوئی بال کیوں سفید ہو گیا ہے۔ خیر وجہ خواہ کچھ ہی ہو اب تو اُن کے سیاہ کرنے کی فکر لگ رہی ہے۔ بس ضروری ہے کہ کوئی عمدہ خضاب تلاش کیا جائے۔ جناب ہماری تو یہی رائے ہے کہ بالکل بے عیب خضاب شاہی شفاخانہ امرتسر کا ہے وہ منگا کر لگا لیا کریں جس کی مفصل تعریف ذیل میں درج ہے ملاحظہ فرماویں:-

ہاتھ سے معمولی تیل کی طرح سفید بالوں کو سیاہ کرنیوالا خوشبودار عرق

دنیا میں ہر فرد بشر اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ خدا تعالےٰ نے بوڑھوں کے جوان بننے کے لئے کیا اعلےٰ خضاب پیدا کیا ہے۔ اگر سچ پوچھیں تو مہندی اور وسمہ سے بڑھ کر دنیا میں کوئی خضاب نہیں کہ عین قدرتی رنگ کی طرح سفید بالوں کو سیاہ کر دیتا ہے۔ لیکن نقص اس میں صرف اتنا ہے کہ گھنٹوں بیمار کی طرح پٹی باندھ کر بیٹھے رہنے سے بالوں کو سیاہ کرتا ہے سو اس تکلیف کے رفع کرنے کے لئے خدا کے فضل سے مجھے یہ تجویز سوجھی کہ میں مہندی اور وسمہ و دیگر اجزاء وغیرہ کا جوہر کشید کر کے عرق کی شکل میں تیار کرنے کی کوشش کروں تاکہ اس میں حدت پیدا ہو اور بال جلد سیاہ کرے۔ آخر کار سالہا سال کی محنت اور جانفشانی کے بعد ایک خاص ترکیب سے بذریعہ مشین مہندی وسمہ کا عرق نکالا ہے کہ واہ سبحان اللہ ادھر لگایا اور اُدھر قدرتی رنگ کی طرح ایک منٹ میں فی الفور سیاہ۔ اور طرفہ یہ ہے کہ ایک ماہ تک بالکل زایل نہیں ہوتی۔ مگر اس عرصہ کے بعد رنگت میں کسی قدر تبدیلی ضرور واقع ہو جاتی ہے لیکن پھر دوبارہ لگانے سے ایک ماہ کے لئے نجات۔ غرضیکہ ایک دفعہ کا عرق منگایا ہوا برس بھر کے لئے کافی ہے۔ یہ عرق بالوں کو ملائم، چمکدار اور معطر کرتا ہے۔ اس کے لگانے سے جلد پر کسی قسم کی سیاہی قائم نہیں رہتی۔ اس خوشبودار عرق کے لئے فضول خضابوں کی طرح برش وغیرہ کی مطلق ضرورت نہیں۔

صاحبان! اب اس سے بڑھ کر دنیا میں اور کیا خضاب ایجاد ہو گا کہ جس کی آپ کو مانگ باقی ہے۔ پس ہم آپ کو نہایت چیلنج دیتے ہیں کہ یہی خوشبودار عرق ہے جس کی آپ کو مدتوں سے خواہش تھی اس لئے آپ ضرور منگائیں اور آزمائیں۔ ورنہ اس نو ایجاد عرق کے تجربہ سے محروم رہیں گے۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ اس سے بڑھ کر روئے زمین پر کوئی زود اثر اور عمدہ خضاب ایجاد نہیں ہو سکتا +

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ) اور محصولڈاک چھ آنہ۔ (بوقت فرمائش اخبار کا حوالہ ضرور دیں) +

نوٹ { ایک ایک روپیہ والی دو شیشیوں سے لیکر چار شیشیوں تک طلب کرنے پر صرف ۸ محصولڈاک لگیگا اور ۵ شیشیوں کے لئے ۱۰ اور چھ شیشیوں کے لئے بارہ آنہ محصولڈاک دینا پڑے گا +

کیا یہ شہادتیں کافی نہیں؟

جناب نواب بہادر سید امیر حسین صاحب سی۔ آئی۔ ای

(کمپینین آف دی انڈین امپائر) ولزلی سٹریٹ کلکتہ

جناب حکیم صاحب تسلیم میں عرصہ دراز سے آپکے کارخانہ کے خوشبودار عرق خضاب کا خریدار ہوں۔ واقعی اس میں کچھ شک نہیں کہ آپکا خضاب اپنی نظیر آپ ہی ہے لہذا مہربانی فرماکر چار شیشیاں خضاب مذکور کی بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل میرے نام بہت جلد روانہ فرماویں +

جناب ریاض الدین احمد صاحب استاد نواب ولیعہد صاحب بہادر ریاست بھوپال دام اقبالہ

مخدوم مکرم بندہ جناب حکیم صاحب تسلیم میں ہمیشہ آپ کے کارخانہ سے خضاب منگاتا ہوں۔ واقعی اس میں کچھ شک نہیں کہ آپکا خضاب بالکل بے عیب اور بے نظیر ثابت ہو چکا ہے۔ خدا آپ کے کارخانہ کو روز بروز ترقی دے۔ یہ سلسلہ بھی ہوں کہ از راہ عنایت دو شیشیاں خضاب کی بذریعہ پارسل میرے نام بھیجدیں +

اس خضاب کے ملنے کا پتہ۔ { خادم الحکماء محمد خورشید عالم پروپرائٹر شاہی شفاخانہ ہال بازار امرتسر

موجد خضاب جوہر حنا و وسمہ

MESSERS GRIMAULT & CO PARIS

گریمالٹ اینڈ کمپنی کی مشہور آفاق ادویہ

گریمالٹ صاحب کے دمہ کے سگرٹ

جنکو یورپ ایشیا اور امریکہ کے تمام حکماء دمہ عارضی نزلہ کی کھجلی خراش اور زخموں کے لیئے فوری علاج بتاتے ہیں۔ فقط ایک سگرٹ سے دورہ موقوف ہو جاتا ہے اور سانس بہت زیادہ ہوا بہت آسانی سے آتی جاتی ہے تمام دمہ والوں کو سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے گلا سا گھٹتا ہے خراش معلوم ہوتی ہے اور آواز بند رہتی ہے ان تکالیف کے علاوہ کھانسی بڑے زور کی ہوتی ہے کام نہیں ہوتا ہے۔ نزلہ بلغم حلق میں جمع ہوتا ہے اور بڑی مشکل سے دفع ہوتی ہے۔ گریمالٹ کے سگرٹ سے سینہ کی تنگی کو آرام ہوتا ہے اور عام طور پر آسایش معلوم ہوتی ہے ای سبب سے اس جرثت پینے والے کو نہ اپنے کام کا حرج کرنا پڑتا ہے اور نہ ساری ساری رات دم گھٹنے کے ڈر سے بیٹھا رہنا پڑتا ہے۔

شاپوٹو صاحب کے ہیپسین پریس

برخلاف اور کاریگروں کے یہ دوا جہیٹری کے ہمعاء معدہ سے نہایت عمدگی سے تیار کیجاتی ہے اور بدہضمی کھانے کے بعد معدہ کا بھاری ہو جانا۔ قراقر وغیرہ کا بہت اچھا اور نادر علاج ہے آلات ہضم کو درست کرنے کیلئے یہ دوا بیش بہا ہے۔

گریمالٹ صاحب کا اسکن سوپ یعنی صابن دافع امراض جلد بدن

جنکو یورپ کے تمام نامی جراح و ہندوستان کے نامی جراحوں سے مراد نہیں ہے۔ امراض جلد مثلاً داد خارش پھنسی پھوڑے وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں ایک طرف گریمالٹ صاحب کے سکن سوپ سے کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ تو درکنار بچوں کی نازک جلد پر جھری تک نہیں پڑتی۔ دوسری طرف اس وقت جسقدر یعنی خون صابن رائج ہیں سب سے زیادہ بہ مادہ فاسد دور کرنے والا ہے۔ کیسی ہی کھجلی ہو یا جلد بدن پر سوزش ہو امراض اسفل کے بہنا داغ۔ زخم اور پھوڑے اور اسی قسم کے امراض ہوں اسکے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ سر میں جو ایک قسم کی خشک ہوسی نکلا کرتی ہے۔ درحقیقت ایک قسم کا بیرونی مادہ فاسد ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بالکل جاتی رہتی ہیں۔ بعض فساد خون کے باعث کسی طرح سے ہی جلد بد نما ہو گئی ہو اس کے استعمال سے اصلی حالت پر آ جاتی ہے۔ اس صابن کا برابر استعمال کیا جائے تو نہ صرف موجودہ بیماری کو فائدہ ہوگا۔ بلکہ آئندہ ایسے امراض میں مبتلا ہونیکا خوف ہی نہ ہوگا۔ اس کے لگانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جلد بدن پر ایک اچھا سا لیپ کردو اور ایک گھنٹہ کے بعد پھر دھو ڈالو۔ چند مرتبہ کے استعمال سے بالکل فائدہ ہو جائیگا۔ جب تم کسی دوست کی بلاقات سے واپس آتے ہو جو امراض متعدی میں مبتلا ہے تو آتے ہی گریمالٹ اسکن سوپ سے منہ ہاتھ دھو ڈالنا چاہیئے۔ ورنہ خوف ہے کہ اسکی متعدی بیماری تم کو اسکے چھوت کے ذریعے سے لگ جائے۔ جبکہ خون کی صفائی کی غرض سے گریمالٹ صاحب کا بنایا ہوا سارسا پریلا استعمال کیا جاتا ہو تو گریمالٹ صاحب کا اسکن سوپ بھی اس زمانہ میں ضرور استعمال کرنا چاہیئے۔ اس ترکیب سے ایک دوا کو دوسری سے بہت مدد ملیگی اور جلد فائدہ ہوگا۔ قیمت فی ٹکیہ ۱۲؍

ہندوستان کے ہر شہر میں مشہور انگریزی دوا فروشوں سے دستیاب ہو سکتا ہے

پمبسٹا نوڈی

چالیس گھنٹہ میں ہر قسم کے بخار کو بالکل دور کر دیتی ہے پھر دوبارہ عود نہیں کرتا اس بات کی ضمانت ہے کہ یہ دوا کونین وغیرہ سے بدرجہا بہتر ہے۔ فی الحقیقت بخار کے لیئے اس سے زیادہ سریع الاثر دوا اور کوئی نہیں۔

گریمالٹ اینڈ کمپنی کی لیوٹین

پہننے کے کپڑے۔ دستانے۔ ٹوپی وغیرہ غرض کسی کپڑے پر چکنائی کے دھبے یا داغ ہوں انکے دور کرنے کے واسطے یہ نہایت آسان اور بے مضرت دوا ہے۔ گلیسرین سے بدرجہا بہتر ہے۔ اس کو شعلہ نہیں اٹھتا اور آگ کے قریب بھی استعمال کیجا سکتی ہے۔

ریگو صاحب کا کلنگا واٹر

اس خوشبودار عرق کی لاکھوں بوتلیں ہر سال فروخت ہوتی ہیں اسکے چند قطرے رومال پر چھڑکنے سے نہایت خوشگوار مہک پیدا ہوتی ہے قیمت نہایت مناسب اور بلا تامل یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہ ہر قسم کی خوشبوؤں سے ممتاز ہے